نمبر ۱۱۵ | مورخہ ۲۴ جون سنہ ۱۹۳۰ء | یوم سہ شنبہ | مطابق ۲۶ محرم سنہ ۱۳۴۹ھ | جلد ۱۷

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو ۲۱ تاریخ سے پیچش کی بھی تکلیف ہے۔ حضور علالت کی وجہ سے گذشتہ جمعہ کا خطبہ نہ پڑھ سکے۔ خطبہ جمعہ جناب مولانا مولوی شیر علی صاحب نے پڑھا۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

تفسیر القرآن مصنفہ حضرت اقدس کی اشاعت کا کام سرگرمی کے ساتھ ہو رہا ہے۔ قریباً ڈیڑھ سو صفحات تک کاتب لکھ چکا ہے۔

مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری کو چندیوم کے لئے علاقہ سندھ میں بھیجا گیا۔

مالی حالت کے متعلق احباب کی توجہ کی ضرورت

ہماری مالی حالت کا اقتضاء یہ ہے۔ کہ احباب نے جو وعدے مجلس مشاورت کے اجلاس میں حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ کے حضور کئے تھے۔ ان کی تعمیل میں اپنی طاقت بھر کوشش کریں تشخیص کرنے میں۔ چندے باقاعدہ کرانے میں۔ اور ہر ماہ کی وصولی میں ایسی کوشش کریں کہ اس تین ماہ کی مہلت میں ہی جو جولائی کے اخیر تک احباب نے حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ سے مانگی ہے۔ اس قدر باقاعدگی ہو جائے۔ کہ پھر اس سال چندہ خاص کی ضرورت ہی نہ پڑے۔

احمدی جماعت کے خدام کی قربانیوں کو دیکھتے ہوئے یہ کوئی بعید بات نہیں ہے۔ کہ تین ماہ کے عرصہ میں فراہمی چندہ کے کام میں خاطر خواہ ترقی عمل میں آجائے۔ صرف ذی اثر احباب و نمائندگان مشاورت و عہدیداران جماعت کو توجہ کرنے اور سرگرمی دکھانے کی ضرورت ہے۔

بعض بعض مقامات سے جو بجٹ فارم تیار ہو کر آرہے ہیں۔ وہ واقعی قابل تعریف و ستائش ہیں۔ امید ہے۔ کہ ہماری جماعت کا ایک ایک فرد مرد و عورت بوڑھے اور بچے بھی اس کام میں پرجوش قربانیاں دکھائیں گے۔ ضرورت اس بات کی ہے۔ کہ جلد جلد مالی حالت کو مضبوط کرنے کی طرف توجہ کی جائے۔ وباللہ التوفیق۔ واللہ المستعان۔

خاکسار ناظر بیت المال۔ قادیان

اخبار احمدیہ

فہرست کارکنان جماعت احمدیہ شاہجہانپور

جنرل سیکرٹری جناب حافظ سید مختار احمد صاحب۔ سیکرٹری تعلیم وتربیت۔ حاجی عبدالقدیر صاحب۔ نائب دارو غہ ابتہاج علی صاحب۔ سیکرٹری دعوت وتبلیغ حافظ سخاوت علی صاحب نائب منشی امتیاج علی صاحب۔ فنانشل سیکرٹری و آڈیٹر چوہدری سردار خاں صاحب کلرک۔ محصل حاجی محمد نذیر صاحب۔ نائب محمد میاں صاحب امین حافظ عبدالجمیل صاحب۔ محاسب مولوی شرافت اللہ خاں صاحب۔ سیکرٹری امور خارجہ حاجی عبدالقدوس صاحب

(خاکسار احمد جان عفی عنہ)

تعزیت

برادر مکرم میر عنایت اللہ خاں صاحب!

السلام علیکم۔ "الفضل" کے پرچہ سے معلوم ہوا۔ کہ آپ کے والد جناب ڈاکٹر محمد علی خاں صاحب دل کی حرکت بند ہو جانے کی وجہ سے اس دنیا فانی سے رحلت فرما گئے ہیں۔ مجھے اس جانفرسا خبر سے سخت صدمہ ہوا۔ اور آپ سے اور آپ کے بھائیوں سے مجھے اس صدمہ میں دلی ہمدردی ہے۔ اللہ تعالےٰ مرحوم کو مغفرت عطا کرے۔ اور آپ کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ اناللہ وانا الیہ راجعون۔ چونکہ آپ کا ایڈریس معلوم نہیں اس لئے اخبار میں یہ سطور شائع کرا رہا ہوں۔ بندہ میر حسین بخش وکیل گوجرانوالہ پنجاب۔

درخواست ہائے دعا

(۱) لائلپور سے تار موصول ہوا ہے۔ کہ میرے بڑے بھائی چوہدری صفدر علی صاحب سب انسپکٹر پولیس بم کے پھٹنے سے زخمی ہو گئے ہیں۔ جملہ احباب سے درخواست ہے۔ کہ درددل سے ان کی صحت اور سلامتی کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار مظفر علی پنجاب سول سیکرٹریٹ لاہور

۲۔ میرا لڑکا عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت کریں ایم عظیم خاں (آگرہ)

۳۔ میری بھانجی کو بعارضہ ٹریال سخت تکلیف ہے۔ ناظرین دعا کریں۔ اللہ تعالیٰ صحت دے۔ راقمہ فہمن بیگم احمدی۔ کانپوری

ولادت

۱۶ جون ۱۹۳۰ء میرے ہاں خداوند تعالیٰ نے لڑکا عطا فرمایا۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ صالح اور خادم اسلام بنائے۔ اس خوشی میں ایک پرچہ "الفضل" ۶ ماہ کے لئے کسی غیر احمدی کے نام جاری کرا رہا ہوں۔ خاکسار شریف احمد اوورسیر مادھو گنج۔

دعائے مغفرت

۲۱ مئی ۱۹۳۰ء میرے بھائی چوہدری سردار علی صاحب سابق سیکرٹری جماعت احمدیہ ممبئی کا انتقال ہو گیا ہے۔ احباب ان کا جنازہ غائب پڑھیں۔ کیونکہ جہاں ان کا انتقال ہوا ہے۔ وہاں کوئی احمدی نہیں تھا۔ خاکسار چوہدری میر علی پہلگام

۲۔ منشی عنایت اللہ صاحب ہیڈ کلرک میونسپل کمیٹی ۹ مئی ۱۹۳۰ء کو فوت ہو گئے۔ آپ مخلص احمدی تھے۔ احباب مغفرت کی دعا کریں۔ خاکسار نذیر احمد احمدی نارووال۔

۳۔ میری والدہ فوت ہو گئی ہے۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار علی شیر محمد عیسیٰ زبیدہ۔

۴۔ میاں غلام محمد صاحب احمدی۔ رئیس انارکلی لاہور واقعہ ۲۰ مئی کو ہمیں داغ مفارقت دے کر عالم جاودانی کو رحلت فرما گئے۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔ خاکسار فضل الٰہی ڈپٹی کلکٹر شیخوپورہ۔

۵۔ میری لڑکی فوت ہو گئی ہے۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔

خاکسار علم الدین احمدی نوشہرہ چھاؤنی

۶۔ میرا بچہ فوت ہو گیا ہے۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔

خاکسار امام بخش شاہپور

۷۔ میری لڑکی فوت ہو گئی ہے۔ احباب دعائے مغفرت کریں۔

خاکسار شیخ غلام حسین قصور

تلاش

مولوی ولی محمد صاحب احمدی دلاور پور مونگیر عمر ۵۵ سال۔ سانولا رنگ۔ پست قد۔ ۱۳ جون مونگیر سے قادیان کے لئے روانہ ہوئے۔ جسمانی طور پر بسبب مرض ذیابیطس نہایت کمزور ہیں۔ اور دماغی طور پر پاگل جیسی حالت ہے۔ بذریعہ تار جوابی (جو حضرت اقدس کے حضور بھیجا گیا) دریافت کرنے پر معلوم ہوا۔ کہ ۱۸ جون تک وہ وہاں نہیں پہنچے۔

مونگیر سٹیشن سے دہلی تک کا ٹکٹ اور ۱۰-۱۲ روپے ان کے پاس تھے۔ تمام خاندان پریشان و غمزدہ ہے۔ حضور اقدس اور ساری جماعت سے عرض ہے۔ کہ ان کی سلامتی کے لئے دعا فرمائیں۔ اور پتہ ملنے پر فوراً مطلع فرما کر عنداللہ ماجور ہوں۔

راقم۔ محمد یوسف احمدی۔ کیمسٹ۔ ڈاک خانہ کیمور ضلع جبلپور

احمدیہ جلسہ وزیر آباد

حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی اطلاع دیتے ہیں۔ کہ جماعت احمدیہ وزیر آباد کا جلسہ جو ۲۸-۲۹-۳۰ جون کو مقرر ہے۔ اور جس میں مولوی غلام رسول صاحب راجیکی۔ اور مولوی غلام احمد صاحب مجاہد تقریریں فرمائیں گے۔ رات کے وقت منعقد ہوا کریگا جلسہ میں شامل ہونے والی قرب وجوار کی جماعتوں کو اطلاع ہو۔

ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان

کارکنان جماعت احمدیہ بھاگلپور

بھاگلپور کی جماعت نے اس سال کیلئے مندرجہ ذیل اشخاص کو کارکنان جماعت مقرر کیا ہے۔

جنرل سیکرٹری حکیم ابو محمد محمد سعید۔ نائب مولوی علی احمد صاحب ایم اے پروفیسر ٹی این کالج بھاگلپور محصل شاہ محمد یوسف صاحب۔ نائب محصل عبدالحی صاحب۔ حکیم الدین صاحب شمس الباری صاحب۔ سکرٹری امور عامہ مولوی اختر علی صاحب۔ سکرٹری دعوۃ وتبلیغ مولوی نظیر الحق صاحب مختار۔ سکرٹری تعلیم وتربیت مولوی علی احمد صاحب

اعلان نظارت دعوۃ وتبلیغ

اشتہار ندائے ایمان نمبر ۲ کا التوا

اشتہار ندائے ایمان نمبر ۲ کی طباعت واشاعت موجودہ سیاسی شورش کی بناء پر ملتوی رہی ہے۔ اور آئندہ بھی اگست ستمبر تک ملتوی رہے گی۔ ہاں اگر صورت حالات نے اجازت دی۔ تو پہلے شائع کر دیا جائے گا۔ جن احباب نے اس کی قیمت پیشگی روانہ فرمائی ہوئی ہے۔ یا جنہوں نے وی۔ پی کرنے کے لئے آرڈر دیئے ہوئے ہیں۔ ان کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔

تبلیغی دورہ کا التوا

مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری مبلغ علاقہ جالندھر وغیرہ کو ایک اشد ضرورت کے ماتحت نظارت تعلیم وتربیت کی طرف سے چند یوم کے لئے سندھ بھیجا جا رہا ہے۔ اس لئے ان کی واپسی تک ان کا شائع کردہ پروگرام مندرجہ اخبار "الفضل" مجریہ ۱۹ جون منسوخ کیا جاتا ہے۔ علاقہ کے احباب مطلع رہیں۔ واپسی پر دوبارہ پروگرام شائع کیا جائے گا۔ ناظر دعوۃ وتبلیغ قادیان

ایک ضروری تجویز

احمدیت کی روز افزوں ترقی کو بنظر تعصب دیکھتے ہوئے بعض شریر النفس لوگوں نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ کی ذات بابرکات اور اہل بیت اطہار پر نہایت ناپاک اور گندے اتہام لگا کر جو اپنی خبث باطنی اور دریدہ دہنی کا مظاہرہ کیا ہے۔ اس کا آخری اور بے نظیر جواب "دعوت مباہلہ" جماعت احمدیہ قادیان نے ایک لاکھ پوسٹر و ٹریکٹ کی صورت میں چھپوا کر گو ایک حد تک اپنا فرض ادا کر دیا ہے۔ مگر خدا تعالیٰ کا قائم کردہ خلیفہ جس کا نام خدا نے محمود رکھا۔ جیسا جماعت قادیان کا واجب الاطاعت امام ہے۔ ویسا ہی تمام دنیا کی احمدی جماعتوں کا ہے۔ اور جس طرح جماعت قادیان پر اس کی برأت کا اظہار لازمی ہے۔ ویسے ہی تمام دنیا کے احمدیوں پر فرض ہے۔ اور میں علی وجہ البصیرت کہتا ہوں۔ کہ ہر ایک احمدی کو یہ امر مسلم ہوگا۔ میری خواہش ہے۔ کہ بیرونی جماعتوں کی طرف سے بھی طاغوتی لشکر کے علمبرداروں کو دعوت مباہلہ دے کر خدائے جبار وقہار سے دعا کی جائے۔ تاکہ وہ غیور خدا حق وباطل میں فیصلہ فرمائے۔ اور ان شریروں اور مفسدوں کو کیفر کردار تک پہنچائے۔ میں اپنا اور اپنی جماعت کا نام پیش کرتا ہوں۔ اور جماعت کی طرف سے اشتہارات کی طباعت کے لئے مبلغ پانچ روپیہ بھیج دوں گا۔ خاکپائے محمود الٰہ بخش احمدی۔ انجمن احمدیہ چک ۶۵ ضلع لائل پور

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۱۵ | قادیان دار الامان مورخہ ۲۴ جون ۱۹۳۰ء | جلد ۱۷

عمّالِ حکومت کو حزم و احتیاط کی ضرورت

مسلمانوں کو کانگرس کے پھندے میں پھنسانے والے افعال سے احتراز کیا جائے

نزاکت وقت

یوں تو حکام کا ہر حالت میں ہی فرض ہے۔ کہ پبلک کے متعلق ایسا رویہ اختیار نہ کریں جس کی وجہ سے خواہ مخواہ گورنمنٹ کے خلاف لوگوں میں اشتعال اور بددلی پیدا ہو۔ لیکن ایسے وقت میں جبکہ گورنمنٹ کے متعلق نفرت وحقارت پیدا کرنے اور لوگوں کو اس کے خلاف بھڑکانے کے لئے کانگرس نہایت خطرناک جدوجہد میں مصروف ہو۔ گورنمنٹ کے انتظام کو درہم برہم کرنے کے لئے ہر قسم کے ذرائع سے کام لیا جا رہا ہو۔ گورنمنٹ سے متنفر کرنے کے لئے اس میں بے شمار عیوب اور نقائص بتائے جاتے ہوں نہایت ہی ضروری ہے۔ کہ حکومت کے ادنیٰ سے لیکر اعلیٰ تک تمام کے تمام ملازمین نہایت حزم اور احتیاط سے کام لیں۔ اور کسی ایسے فعل کے مرتکب نہ ہوں۔ جو مخالفین گورنمنٹ کے لئے آلہ کار ثابت ہو۔

لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ اس بارے میں جیسی احتیاط چاہیئے۔ ایسی نہیں کی جاتی۔ اور زیادہ افسوس کی بات یہ ہے۔ کہ اس وقت بھی اس کا پورا خیال نہیں رکھا جا رہا جبکہ ملک میں گورنمنٹ کے خلاف بہت بڑا فتنہ پیدا کیا جا رہا ہے۔

حادثات پشاور

پچھلے دنوں پشاور میں عام لوگوں کے مقابلہ میں سرکاری افسروں نے جو رویہ اختیار کیا۔ وہ مصلحت کے علاوہ ضرورت کے لحاظ سے بھی قطعاً مناسب نہ تھا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ سرحدی مسلمانوں کا بہت بڑا حصہ جو کانگرسیوں کی ہر قسم کی چالوں سے محفوظ تھا۔ اور ان کے پھندے سے بچا ہوا تھا۔ ان کی طرف جھک گیا۔ اور انہیں اپنی ہمدردی اور امداد کے ذریعہ اپنی طرف متوجہ کرنے اور گورنمنٹ کے خلاف مشتعل کرنے کا موقعہ مل گیا۔ اب سرحد میں گورنمنٹ کو جو مشکلات پیش آ رہی ہیں۔ امن قائم کرنے کے لئے جس قدر مشقت اور تکلیف برداشت کی جا رہی ہے۔ جس قدر مال و جان کا اتلاف ہو رہا ہے۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ ابتدائی بے احتیاطی کس قدر خطرناک ثابت ہو رہی ہے۔

بمبئی کا حادثہ

نقصانات کے لحاظ سے اس سے دوسرے درجہ پر لیکن اپنی نوعیت کے لحاظ سے اس سے بھی بڑھکر بمبئی کا واقعہ ہے۔ جہاں ایک ذلیل کتے کی حماقت میں آپے سے باہر ہو کر ایک یورپین سارجنٹ نے ایک شخص کو زدوکوب کیا۔ اور اس پر فساد اس قدر خطرناک صورت اختیار کر گیا۔ کہ پولیس کو گولی چلانی پڑی۔

اس واقعہ نے بعد میں خواہ کیسی ہی خطرناک صورت اختیار کرلی ہو۔ جسے پولیس گولی چلانے کے جواز میں پیش کر سکتی ہو لیکن یہ بات ذہن سے کس طرح نکالی جا سکتی ہے۔ کہ اس سارے ہنگامہ کا باعث ایک کتے کا انتقام ہوا۔ چونکہ اس کا سارا خمیازہ مسلمانوں کو بھگتنا پڑا۔ اس لئے کانگریسوں نے اس سے فائدہ اٹھاکر مسلمانوں کو اپنی طرف مائل کرنے کی پوری پوری کوشش کی۔ اور بمبئی کی خبریں بتا رہی ہیں۔ کہ اس میں انہیں ایک حد تک کامیابی حاصل ہو گئی۔

کانگرس نے کس طرح فائدہ اٹھایا؟

کانگرس والوں نے اس حادثہ سے جس طرح فائدہ اٹھایا ہے۔ اس کا کسی قدر پتہ اس مضمون سے لگ سکتا ہے۔ جو ایک مشہور کانگرسی مسٹر چاگلا نے اخبارات میں شائع کرایا ہے۔ اس میں ایک طرف تو انہوں نے گورنمنٹ اور ان مسلمان لیڈروں کے خلاف مسلمانوں کو سخت مشتعل کیا ہے۔ جو کانگرس کی تحریک سے علیحدہ رہ کر گورنمنٹ کے لئے مشکلات کا موجب نہیں بن رہے۔ اور دوسری طرف یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی ہے۔ کہ مسلمانوں کی خیر خواہی اور ہمدردی ہندوؤں اور کانگرس پر ختم ہو گئی ہے۔

گورنمنٹ کیخلاف اشتعال

گورنمنٹ کے خلاف مسلمانوں کے جذبات بھڑکاتے ہوئے لکھا ہے۔

"زخمیوں کی فہرست بہت گرانبار ہے۔ اور مجروحین کی تعداد میں اس قلیل التعداد جماعت کی کثرت ہے۔ جس کے سر پر برطانیہ اپنی حفاظت کا ہاتھ بتاتی ہے۔ وہی غریب اقلیت مصائب و آلام کا شکار بنائی گئی ہے"۔

مطلب یہ کہ حکومت کی طرف سے مسلمانوں کی حفاظت کا وعدہ کوئی حقیقت نہیں رکھتا۔ اس سے عوام پر جو برا اثر پڑ سکتا ہے۔ وہ ظاہر ہے۔

مسلمان لیڈروں کیخلاف اشتعال

گورنمنٹ کے بعد مسلمان لیڈروں کے متعلق لکھا ہے:۔

"ان لوگوں نے مسلمانوں کے ان حقوق اور مفاد کے تحفظ کی کیا کوشش کی۔ جو بھنڈی بازار میں نہایت بے دردی سے ذبح کر ڈالے گئے۔ اور ان جانوں کے بچانے کی کونسی سعی فرمائی۔ جو بے دریغ گولیوں کا نشانہ بنا دی گئیں"۔

گویا کچھ نہیں کیا۔ اور مسلمانوں کو حکومت کے مظالم کا تختہ مشق بننے کے لئے چھوڑ دیا گیا۔

کانگرس کی خدمات

اب ہندوؤں اور کانگرس کی خدمات کا ذکر سنیئے:۔

"حادثات بھنڈی بازار میں اگر مجھے اطمینان ومسرت کی کوئی جھلک نظر آتی ہے۔ تو وہ صرف یہ کہ ہمارے ہندو بھائیوں اور بہنوں نے ایسا سلوک کیا جس کی نظیر مشکل سے مل سکتی ہے۔ میں ایک کانگرس کے والنٹیر سے ملا جس نے تمام رات ایک منٹ آرام نہیں کیا تھا۔ اور بھنڈی بازار سے کانگرس کے ہسپتال میں مجروح مسلمین کو لانے۔ اور ان کی دیکھ بھال کرنے میں لگا رہا تھا۔ اور اس غریب کو اس رات کھانا تک میسر نہ ہوا تھا۔ یہ تو میں نے مثال کے طور پر ایک والنٹیر کا ذکر کیا۔ ورنہ سینکڑوں والنٹیر رات بھر زخمیوں کی خدمت میں مصروف رہے"۔

اس سے بھی بڑھ کر جس احسان کا ذکر کیا گیا ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ ہرکشن داس ہاسپٹل جس کے پھاٹک کے اندر کوئی غیر گجراتی یا چھوٹی ذات کا ہندو داخل نہیں ہو سکتا اس ہسپتال کی انتظامیہ کمیٹی نے باوجود ان موانع کے اپنے مسلمان بھائیوں کو ایسے وقت داخل کر لیا جب انہیں طبی امداد کی سخت ضرورت تھی"۔

حرف مطلب

اس طریق سے اس مضمون میں نہ صرف گورنمنٹ اور کانگرس سے علیحدہ رہنے والے مسلمانوں کے خلاف مسلمانوں کو بھڑکایا گیا،

اور کانگرس اور ہندوؤں کے احسانات جتائے گئے ہیں۔ بلکہ صاف صاف حرف مطلب بھی پیش کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ لکھا ہے:

"مسلمان ایک شکر گذار قوم واقع ہوئی ہے۔ اور مجھے امید ہے۔ کہ وہ برادران ہنود کے اس حسن سلوک کو کبھی فراموش نہ کریگی دنیا کی بہت سی تاریخیں خون اور آنسوؤں سے لکھی گئی ہیں۔ اسی طرح بھنڈی بازار کا خون ہندو مسلم اتحاد کو تقویت دینے میں ایک لیسے گارے کا کام دیگا۔ جیسا گارا بہت سی سیاسی مراعات اور فرقہ وارانہ حقوق سے تیار نہیں ہو سکتا"۔

مسلمانوں کو حکومت کے خلاف کھڑا کرنے اور کانگرس کے پھندے میں پھنسانے کی بے شمار کوششوں میں سے یہ ایک ہے جس کا اوپر ذکر کیا گیا ہے۔ کیا ایسی حالت میں عمال حکومت کا فرض نہیں ہے۔ کہ وہ بے حد حزم و احتیاط سے کام لیں۔ اور ایسے واقعات پیدا نہ کریں۔ جو مسلمانوں کو کانگرس کی رو میں بہ جانے پر مجبور کریں۔ گورنمنٹ کو اس بات کا خاص خیال رکھنا چاہیئے اور جہاں کہیں کوئی اس قسم کا حادثہ رونما ہو۔ اس کے متعلق مسلمانوں کے جذبات اور احساسات کی تسکین کے لئے پورا پورا سامان کرنا چاہیئے ٭

افغانستان اور انگلستان کے تعلقات

یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ موجودہ شاہ کابل نہ صرف اپنے ملک میں امن و امان قائم رکھنے۔ اور ضروری اصلاحات جاری کرنے میں کامیاب ہو رہے ہیں۔ بلکہ دوسری سلطنتوں اور خاص کر برطانیہ سے بہترین تعلقات قائم کر رہے ہیں۔ حال میں برطانوی سفیر متعینہ افغانستان کے کابل پہنچنے۔ اور شاہ کابل سے شرف باریابی حاصل کرنے کے جو حالات کابل کے جریدہ "انیس" نے شائع کئے ہیں۔ وہ بہت خوش کن ہیں۔

سفیر مذکور کے کابل کی حد میں پہنچتے ہی بیکر شاہ کابل کی خدمت میں حاضر ہونے تک ان کا مناسب اعزاز کیا گیا۔ اور جب سفیر صاحب نے شاہ جارج کا خاص مکتوب پیش کیا تو شاہ کابل نے اسے عزت کے ساتھ لیا۔ اس موقعہ پر وزیر مختار برطانیہ نے جو تقریر کی۔ اس میں یہ بیان کرتے ہوئے۔ کہ

"شہنشاہ معظم جارج پنجم نے مجھے حکم دیا ہے۔ کہ میں ان کی جانب سے اعلیحضرت کے حضور میں ذاتی خیر خواہی کا اظہار کروں۔ اور ان کی ان امیدوں کا بھی اظہار کروں۔ جو وہ اعلیحضرت کی سلطنت کی آسائش و ترقی اور ملت افغانستان کی فلاح کے متعلق رکھتے ہیں"۔ کہا۔ "اعلیحضرت اس جانب سے پورے طور پر آگاہ ہیں۔ کہ ہر دو سلطنتوں کا نفع و نقصان اصولاً ایک ہی شے ہے" ٭

اس کے جواب میں شاہ کابل نے فرمایا:۔

"یہ احساسات دوستانہ جن کا اظہار اعلیحضرت نے میری اور میری ملت کی نسبت فرمایا۔ وہ بالکل انہی دوستانہ نظریات کا انعکاس ہے۔ جو میں بھی رکھتا ہوں"۔

آخر میں فرمایا:۔

"میں اس نسبت استحکام کی مزید تقویت کے متعلق جو دولت برطانیہ اور افغانستان کے درمیان خوش بختی سے موجود ہے۔ دل سے دعا گو رہتا ہوں" ٭

پچھلے دنوں حکومت کابل کو جن حالات میں سے گذرنا پڑا۔ اور اس وجہ سے جس درجہ اسے نقصان پہنچا۔ اسے پیش نظر رکھتے ہوئے ہر بہی خواہ کابل ان تعلقات کو بنظر اطمینان دیکھیگا جن کا اظہار برطانیہ کے سفیر اور کابل کے حکمران نے کیا ہے ٭

لامذہبیت کا طوفان

معزز معاصر "الامان" دہلی نے اس فتنہ کے خلاف نہایت پرزور آواز بلند کی ہے۔ جو بعض مسلمان سیاسی لیڈر اسلام کے خلاف اٹھا رہے ہیں۔ ان میں سے چند ایک کے اقوال اور اعمال پیش کرنے کے بعد "علماء" کے متعلق اس نے اظہار افسوس کیا ہے۔ کہ وہ اس "الحاد اور لامذہبیت کے طوفان" کے خلاف جو ناواقف اور جاہل عوام کو بہائے لئے جا رہا ہے۔ کچھ نہیں کر رہے۔ چنانچہ لکھا ہے۔

جب شریعت سے ناواقف مسلمان اس قسم کے مضامین پڑھتے ہیں۔ تو وہ فوراً متاثر ہوتے ہیں۔ اور شعاع ایمان ان کے قلوب سے خارج ہو جاتی ہے۔ لیکن آہ افسوس کہ اب کانگرسی علماء میں اس قدر مداہنت فی الدین بڑھ گئی ہے۔ کہ اب یہ لوگ الحاد کو الحاد کہنے کے لئے تیار نہیں۔ ایک طرف تو علی الاعلان کانگرسی حلقوں میں اس قسم کے ملحدانہ مضامین کی اشاعت مسلمان کر رہے ہیں۔ دوسری طرف بعض لوگوں نے یہ وطیرہ اختیار کر رکھا ہے۔ کہ جو سیاسی تحریک شروع ہوتی۔ اسی کے مطابق آیات و احادیث پیش کردیں۔ اس سے بھی اسلامی احکام کی تخفیف ہوتی ہے"۔ (الامان ۲۰ جون)

سیاسی لیڈروں اور علماء کی یہ روش نہایت ہی تباہ کن ہے۔ مسلمان جو مذہب سے علیحدگی اختیار کرنے کی وجہ سے ہی قعر ذلت میں گرے ہوئے ہیں کبھی اسلام کو چھوڑ کر ترقی نہیں کر سکتے۔ ان کی ترقی تعلیم اسلام کی پابندی میں ہی مضمر ہے ٭

غیر مبایعین قانون شکنوں کی حمایت میں

تھوڑا عرصہ ہوا۔ علاقہ سرحد میں ایک پولیس آفیسر مسٹر مارفی گولی سے ہلاک کر دیا گیا۔ اخبارات میں اس قتل کو علاقہ چارسدہ کے "خدائی خدمتگاروں" کی طرف منسوب کیا گیا جس کی تردید احد تو کسی نے نہ کی۔ البتہ ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب نائب صدر انجمن احمدیہ اشاعت اسلام لاہور نے "ٹریبیون" (۱۱ جون) میں ایک مضمون "صوبہ سرحد کے حالات" کے عنوان سے شائع کرایا جس میں لکھا۔ کہ یہ "سرخ قمیص والوں کا کام نہیں۔ کیونکہ وہ ہمیشہ لوگوں کو عدم تشدد کی تلقین کرتے رہتے ہیں"۔ "یہ جماعت بالکل غیر متشدد ہے" ٭

"نائب صدر صاحب انجمن احمدیہ اشاعت اسلام" کے اس بیان کی تردید میں انسپکٹر جنرل پولیس صوبہ سرحد نے اخبارات کو یہ بیان ارسال کیا ہے۔ کہ ڈاکٹر صاحب کا مضمون غلط واقعات پر مبنی ہے اور قطعاً صحیح نہیں قطع نظر اس سے کہ ڈاکٹر صاحب کا بیان صحیح ہے۔ یا انسپکٹر جنرل پولیس کا۔ قابل غور سوال یہ ہے کہ ایک ایسی انجمن جس کے صدر نے بار بار سیاسیات سے علیحدہ رہنے کا اعلان کیا۔ اور بڑے زور شور سے کہا کہ ہمارا سیاسیات سے کوئی تعلق نہیں۔ اور جس کا آرگن مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کے لئے سیاسیات میں حصہ لینے کے باعث ہمارے متعلق زبان طعن دراز کرتا رہتا ہے۔ اس کے نائب صدر کو ایک شورہ افتادہ علاقہ کے شورش انگیزوں اور قانون شکن لوگوں کی تائید میں "پروپیگنڈا" کی ضرورت کیوں پیش آئی؟ کیا اس سے یہ سمجھنے والا حق بجانب ہوگا کہ ظاہر طور پر سیاسیات سے علیحدگی کا دعویٰ کرنیوالے "لاہوری احمدی" بباطن امن شکن لوگوں سے گہرے روابط رکھتے ہیں ٭

جمعیۃ العلماء کا پروگرام

نام نہاد "جمعیۃ العلماء ہند" نے جس کی حقیقت سوائے اس کے کچھ نہیں۔ کہ وہ چند ہمخیال مولویوں کی پارٹی ہے۔ کانگرس کی موجودہ تحریک میں شامل ہونے کا اعلان کرنیکے بعد اپنا ایک پروگرام شائع کیا ہے۔ جس کے متعلق معاصر "اتحاد" پٹنہ نے یہ نہایت معقول سوال اٹھایا ہے۔ کہ

"جب جمعیۃ خود کانگرس میں شریک ہو چکی ہے۔ تو جو مسلمان صرف جمعیۃ العلماء ہند کے ماتحت رہ کر سول نافرمانی کرنا چاہتے ہیں"۔ ان کے لئے پروگرام مرتب کرنا ایسی منطق ہے۔ جو صرف ناظم صاحب جمعیۃ ہی کی سمجھ میں آ سکتی ہے جمعیۃ کے ماتحت کام کرنے کے معنی ہیں کانگرس میں شریک ہو کر کام کرنا۔ اور کانگرس کے پاس ایک مکمل مرتب پروگرام موجود ہے۔ پھر یہ الگ پروگرام کیا معنی رکھتا ہے۔ یا تو کانگرس ہی کو چھوڑ دو۔ یا اس سے باہر آجاؤ۔ یہ دو اخلاقی پالیسی کی بھول بھلیاں میں مسلمانوں کو کیوں گم کر رہے ہو"۔

معاصر "اتحاد" کا اعتراض بہت معقول ہے۔ لیکن بقول اس کے جمعیۃ نے جب نفسانیت بات کی پچ اور فرقہ بندی کی عادت سے مجبور ہو کر پروگرام تجویز کرنا ضروری سمجھا۔ تو اسے کسی اعتراض کی کیا پرواہ ہو سکتی ہے۔ البتہ مسلمانوں کو بقول "اتحاد" جمعیۃ سے صاف صاف کہدینا چاہیئے۔ ع بروایں دام برمرغ دگر نہ۔ کہ عنقا را بلند است آشیانہ ٭

حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہٖ کا فرمودہ درس قرآن شریف

سُورۃ العلق

۲۵ مئی سنہ ۱۹۳۰ء

یہ سورۃ اپنے معانی کے لحاظ سے ایسی وسعت رکھتی ہے۔ کہ درس اس بات کا متحمل نہیں۔ کہ میں زیادہ بیان کر سکوں۔ کیونکہ بات لمبی ہو جاتی ہے۔ اور درس میں اختصار مدنظر ہوتا ہے۔ اِس لئے درس کو تو مَیں اسی رنگ میں رکھونگا۔ جیسے اس کا حق ہے۔ لیکن اختصار کے ساتھ مَیں ایک بات بیان کرتا ہوں۔ جس کی طرف یہ سورۃ ہمیں لے جاتی ہے۔ اور جس کے بیان کرنے سے مَیں ہرگز نہیں رُک سکتا۔ اگر کوئی شخص قوتِ متخیلہ کی پرواز سے بالکل ہی محروم نہیں ہو گیا۔ اور اس کا دماغ بالکل کُند نہیں ہو چکا۔ تو اس سورۃ کے پڑھتے ہی اس کا ذہن۔ اور آجکل کے پڑھنے والے کا ذہن ساڑھے تیرہ سو سال پہلے کی طرف منتقل ہو جاتا ہے۔ اگر اس نے وہ مقام نہیں بھی دیکھا جس کے ساتھ اس کا تعلق ہے۔ تب بھی اس کا خیال اپنے لئے خود وہ مقام تجویز کر لیگا۔ لیکن وہ جس نے خود اپنی آنکھوں سے وہ مقام دیکھا۔ جیسے مَیں نے دیکھا۔ اس کا ذہن اس کے سامنے زیادہ متکیف اور متشخص صورت میں ان حالات و جذبات کو پیش کر دیتا ہے۔ جو اس صورت کے ساتھ وابستہ رہے۔ وابستہ ہیں اور وابستہ رہینگے۔

مکہ کی سرزمین میں۔ اُس قوم میں جو رات اور دِن بُت پرستی میں مشغول رہتی تھی۔ جو خدائے واحد کی پرستش کو قابلِ ہنسی چیز سمجھتی تھی۔ اُس شہر میں جس کے رہنے والوں کا گذارہ صرف بُتوں کی پُوجا اور بُتوں کے مقامات کی حفاظت پر تھا۔ اُس قوم میں جو اس لئے عرب میں معزز تھی۔ کہ وہ بُتوں کی پوجاری کہلاتی تھی۔ ان لوگوں میں رہتے ہوئے ایک شخص جو ظاہری علوم سے بالکل بے بہرہ تھا۔ جس کی تعلیم صفر کے برابر تھی۔ اور جو گو ایک اچھے خاندان سے تعلق رکھتا تھا۔ لیکن اپنی غربت کی وجہ سے قوم کے سرداروں میں نہیں سمجھا جاتا تھا۔ اُٹھتا ہے۔ اُس کا دل اُسے اُس شہر میں سے نکال کر جس میں اس کے لئے کوئی دلکشی نہ تھی۔ ایسے جنگل میں لے جاتا ہے۔ جو اس شہر سے بھی زیادہ دلکشی کے سامانوں سے معرّا ہے۔ کوئی سبزہ زار نہیں۔ گھاس نہیں۔ کھیتی نہیں۔ آنکھ اس کی نہ ختم ہونے والی ریت سے ہٹ کر کسی اور طرف متوجہ نہیں ہوتی۔ ریت کے بعد ریت اور تودے کے بعد تودا دکھائی دیتا ہے۔ جہاں جسم کو جُھلس دینے والی لُو چلتی اور غضب کی گرمی پڑتی ہے۔ وہ ایک پہاڑی پر جسے وہاں کے لحاظ سے پہاڑی کہہ سکتے ہیں۔ وگرنہ فی الحقیقت وہ صرف اونچی سی جگہ اور ریت کا ایک تودا ہے۔ اور ہمارے ملک کے سرد پہاڑی مقامات کی طرح نہیں۔ بلکہ وہاں جانے سے پہلے سے بھی زیادہ انسان گرمی کا شکار ہوتا ہے۔ جہاں ریت اور کنکر ہیں۔ جہاں نہ کوئی سایہ ہے نہ پانی نہ درخت۔ نہ تفریح کا سامان جس جگہ چند ایسی جھاڑیاں ہیں۔ جو پتھروں والے علاقہ میں ہوتی ہیں۔ ایسی جگہ وہ جاتا۔ اور اپنے رب کی عبادت و پرستش کرتا ہے۔ وہی جبل حرا ہے۔ اس کی چوٹی پر جو اس صحن (یعنی مسجد اقصیٰ) کے چوتھائی حصہ کے برابر ہوگی۔ جب انسان بیٹھتا ہے۔ تو خیال کرتا ہے۔ دنیا اُجڑ گئی۔ کیونکہ ہر طرف ریت ہی ریت نظر آتی ہے۔ ہم بھی غارِ حراء کے شوق میں وہاں گئے۔ اوپر کو دوسری طرف ایک راستہ اُترتا ہے۔ اس پر ایک جگہ ہے۔ جہاں بمشکل تین آدمی کھڑے ہو سکتے ہیں ایسی جگہ جا کر ایسے سنسان و بیابان مقام پر ایک شخص خدا کے حضور جُھکتا ہے۔ کونسی چیز اسے وہاں خدا کے حضور لے جاتی ہے۔ کوئی شریعت اور تعلیم سامنے نہیں۔ جو خدا کی طرف توجہ دلاتی۔ پھر کیوں وہ اس شہر کو چھوڑتا ہے۔ صرف اِس لئے کہ اسے خیال ہے۔ کہ مَیں اِس شہر میں خدا کا نام نہیں لونگا۔ جہاں بُت پرستی ہوتی ہے۔ اور اس طرح آپ نے ظاہر کیا۔ کہ مَیں خدا کے لئے اِس شہر کو بلکہ دنیا کو چھوڑ دونگا۔ کیونکہ جہاں آپؐ تشریف لے گئے وہاں دنیا کی کوئی دلچسپی نہ تھی۔ اور ایسی جگہ جانا گویا دنیا کو چھوڑنا تھا۔ پس آپؐ نے یہ ارادہ کیا۔ کہ سب سے علیحدہ ہو کر خدا تعالےٰ کی عبادت کرونگا۔ اِس کے سوا اور کونسا جذبہ ہو سکتا تھا۔ اس کے مکّہ سے علیحدہ ہو جانے کا۔ اگر صرف خلوت مدّنظر ہوتی۔ تو خلوت تو شہر میں رہتے ہوئے بھی میّسر آ سکتی تھی۔ انسان اپنے گھر میں بھی علیحدہ بیٹھ سکتا ہے۔ مگر آپ نے کہا۔ مَیں اس شہر کو چھوڑ جاؤں گا۔ مَیں ساری دنیا سے علیحدہ ہو کر ایک سنسان مقام پر اپنے دل کی بھڑاس نکالوں گا۔ اور اپنا دردِ دل اپنے خدا کے سامنے پیش کروں گا۔ اِس خیال کے سوا اور کوئی جذبہ نہیں تھا جس نے آپؐ کو اس مجاہدہ پر آمادہ کیا مکّہ وہ مقام تھا۔ جہاں لوگ عبادت کے لئے آتے تھے۔ جس سے انبیاء کے تعلقات وابستہ تھے۔ جو حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ کا مقام تھا۔ اور قوموں کا مرجع تھا۔ اس مقام کو آپؐ کا چھوڑ کر جانا اِسی لئے تھا۔ کہ بُتوں نے اور بُت پرستی نے اُسے ناپاک کر دیا تھا۔ آپؐ نے کہا۔ مَیں اب اس جگہ جاتا ہوں۔ جہاں بُت پرستی کا قدم نہیں پڑا۔ جس جگہ کو شرک نے ملوث نہیں کیا۔ وہاں وہ جاتا ہے۔ اور اپنے رب کو پکارتا ہے۔ دنوں کے بعد دن مہینے اور سال گذر جاتے ہیں۔ مگر کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوتا۔ اگر ایک دفعہ انسان آواز دے۔ اور جواب نہ ملے۔ تو مایوس ہو جاتا ہے۔ اگر کوئی مستقل مزاج ہو دوسری دفعہ آواز دیگا۔ تیسری دفعہ پکاریگا۔ اور جب کوئی جواب نہ ملیگا۔ تو آخر مایوس ہو کر رہ جائیگا۔ مگر وہ پکارتا ہے۔ اور پکارتا ہی چلا جاتا ہے۔ مہینوں کے بعد مہینے اور سالوں کے بعد سال گذرتے ہیں۔ مگر کوئی جواب نہیں ملتا۔ اس کی صدا صدا بصحراء سے زیادہ ثابت نہیں ہوتی۔ مگر وہ اس یقین کے ساتھ آواز دیتا جا رہا ہے۔ کہ یقیناً میری آواز جواب لیکر آئے گی۔ آخر اس کا استقلال نتائج پیدا کرتا ہے۔ اور نہایت ہی شاندار نتائج پیدا کرتا ہے۔ وہ اپنے لئے صرف یہ چاہتا تھا۔ کہ مجھے خدا مل جائے۔ اسے صرف اتنی تڑپ تھی۔ کہ مَیں پیدا کرنے والی ہستی تک پہنچ جاؤں۔ اور اس کی رضا حاصل کر لوں۔ وہ اس کے لئے راہ نمائی چاہتا تھا۔ مگر جب جواب ملتا ہے۔ تو اس مثل کے مطابق کہ جب خدا دیتا ہے۔ تو چھپّر پھاڑ کر دیتا ہے" ملتا ہے۔ وہ تو صرف یہ دریافت کرنا چاہتا تھا۔ کہ کیا مَیں گمراہ تو نہیں۔ میری محبت کسی غلط طریق پر تو نہیں۔ مگر خدا جو کسی کی محبت۔ اخلاص اور سچی خواہش کو ضائع نہیں کرتا۔ اِس لئے اس نے الہام کے ذریعے جبرائیل کے ساتھ جو خدائی سفیر ہے۔ اپنا جواب دیا۔ اور کہا اِقرأ یہاں تو ایک اشارے کے لئے تڑپ تھی۔ مگر اُدھر سے وحی نازل ہوئی۔ اور وہ بھی خالی الفاظ میں نہیں۔ بلکہ الفاظ اور رویّت کی جامع وحی۔ ایسی وحی اعلےٰ شان کی وحی ہوتی ہے۔ پھر اس وحی میں رویاء۔ کشف اور الہام تینوں کیفیات کا پورا ظہور تھا۔ یہ رویاء بھی تھی۔ کیونکہ نظارہ دیکھا۔ جو تعبیر طلب تھا۔ یعنی جبرائیلؑ کو مجسم دیکھا

جوکہ کوئی مجسم چیز نہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اسی لئے عیسائیوں کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا ہے۔ اے عیسائیو ہمارے نبی کی وحی بھی اسے افضل الانبیاء ثابت کرتی ہے۔ کیونکہ تمہارے یسوع پر تو کبوتر کی شکل میں جبرائیل آیا۔ مگر ہمارے نبی پر انسان کامل کی شکل میں نمودار ہوا۔ پس جبرائیل کو کسی صورت میں بھی دیکھیں۔ تعبیر طلب امر ہے۔ کیونکہ وہ جسمانی نہیں۔ بلکہ روحانی ہے۔ اور جب روحانی وجود کو جسمانی دیکھیں۔ تو وہ ضرور تعبیر طلب ہوتا ہے۔ اس لحاظ سے وہ رویا ر تھا۔ پھر وہ کشف بھی تھا۔ کیونکہ بیداری میں دیکھا۔ پھر الہام بھی تھا۔ کیونکہ خدا کے الفاظ آپؐ کی زبان پر جاری کئے گئے۔ پھر الہام کی بھی دو قسمیں ہیں۔ کبھی الفاظ سُنائی دیتے ہیں۔ اور کبھی الفاظ زبان پر جاری کئے جاتے ہیں۔ آپؐ پر دونوں طرح الہام نازل ہوا۔ پہلے خود جبرائیل نے الفاظ کہے۔ جو آپؐ نے سُنے۔ پھر کہا اقرا یعنی آپؐ بھی کہیں۔ اور اس طرح الہام آپؐ کی زبان پر بھی جاری کیا گیا۔ گویا الہام کی تمام اقسام اس ابتدائی وحی میں جمع کردی گئیں فرمایا۔

اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ٥

اے انسان۔ ہم تجھ سے کہتے ہیں۔ اُس خدا کا نام پڑھ جس نے تجھے پیدا کیا۔ دراصل انسانی فطرت میں یہ بات داخل ہے۔ کہ وہ خدا سے تعلق پیدا کرے۔ وگرنہ وہ کیا چیز تھی۔ جو آپؐ کو غارِ حرا میں لائی۔ وہی چیز تھی۔

خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ٥

انسان کے اندر خدا سے علاقہ کا مادہ رکھا گیا ہے۔ چاہے وہ کتنا ہی شریعت سے جُدا ہو۔ تعلیم سے جُدا ہو۔ کتاب سے جُدا ہو۔ دل کہتا ہے۔ میرا پیدا کرنیوالا ضرور ہے۔ اس کی جستجو اور تلاش کرنی چاہیئے۔

اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ

پڑھ۔ اے وہ جو دنیا کے علوم سے بے بہرہ ہے۔ جس نے دنیا کے استادوں سے کچھ بھی نہیں سیکھا۔ آج تجھے تیرا اکرم رب سبق دیتا ہے۔ باوجود اس کے کہ دنیا کے استادوں سے تو نے نہ پڑھا۔ پھر بھی وہ سبق یاد کیا۔ جو کسی نے نہ پڑھا۔ جبکہ استاد کہلانے والے اور دنیا کے علماء اپنی کمریں کس کس کر بتوں کے آگے جُھک رہے تھے۔ تُو رب کو چھوڑ کر ہماری طرف آگیا۔ تُو نے اُن استادوں کو چھوڑ دیا۔ آ ہم خود تیرے استاد بنتے ہیں۔

الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ

تو نے اگرچہ قلم نہیں چلائی۔ مگر ہم تیرے ذریعہ وہ تعلیم دیتے ہیں۔ جس سے قلم کا رواج پڑے۔ تُو اُمّی ہے۔ مگر تیرے ذریعہ قلم دنیا میں وہ درجہ حاصل کریگی۔ جو پہلے سے حاصل نہ ہوگا۔ علوم کے چشمے جاری ہو جائیں گے۔

عَلَّمَ الْإِنْسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ

جس طرح تو نے دنیا کے استادوں کو چھوڑ دیا۔ اب ہم بھی تجھے وہ کچھ سکھائینگے جو تجھ سے پہلے کسی کو نہیں دیا گیا۔ اور کوئی نہ کہیگا۔ کہ تُو نقال ہے۔ کیونکہ تو نے دنیا کے کسی استاد سے نہ سیکھا۔ ہم تجھے ایسی باتیں سکھائینگے۔ جو اور کسی کو نہ سکھائیں۔ اور نہ کوئی سکھا سکتا ہے۔

كَلَّا إِنَّ الْإِنْسَانَ لَيَطْغَىٰ ٥ أَنْ رَآهُ اسْتَغْنَىٰ ٥

تُو کوئی ہمارا رشتہ دار نہیں۔ ہمارا تیرے ساتھ کوئی خاص تعلق نہیں۔ ہم ہر انسان کے ساتھ یہ سلوک کرنے کے لئے طیار ہیں۔ مگر فرق یہ ہے۔ کہ انہوں نے توجہ نہ کی۔ اپنے آپ کو مستغنی سمجھا۔ مگر تو نے ایسا نہ سمجھا۔ تُو میری طرف آیا۔ اور تُو نے مجھے ہی غنی قرار دیا۔ پس مَیں نے بھی تجھے غنی کر دیا۔ باقیوں کو کنگال اور تیرا محتاج بنا دیا۔ ہاں وہ انسان جسے مَیں نے کامل قوتوں کے ساتھ بھیجا تھا۔ ہلاکت میں پڑ گیا۔ کیونکہ وہ ہماری طرف نہ آیا۔ حالانکہ

إِنَّ إِلَىٰ رَبِّكَ الرُّجْعَىٰ ٥

سب کمالات خدا ہی کی طرف سے مل سکتے ہیں۔

أَرَأَيْتَ الَّذِي يَنْهَىٰ ٥ عَبْدًا إِذَا صَلَّىٰ ٥

کیا تو نے اُس شخص کی حالت پر غور کیا ہے۔ جو منع کرتا ہے۔ ایک تو وہ خدا کا بندہ ہے۔ جو اپنا گھر بار چھوڑ کر خدا کے لئے عبادت کرتا ہے۔ اور ایک وہ لوگ ہیں۔ جو کہتے ہیں۔ کیوں اپنا وقت عبادت میں ضائع کرتے ہو۔ وہ لوگوں کو عبادت سے روکتے ہیں۔

أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ عَلَى الْهُدَىٰ ٥ أَوْ أَمَرَ بِالتَّقْوَىٰ ٥ أَرَأَيْتَ إِنْ كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ٥

اسے روکنے والا اس کو کتنی بڑی صداقت سے محروم کرنا چاہتا ہے۔ وہ کتنا بڑا دُشمن ہے۔ اور دنیا کو کتنے بڑے فوائد سے محروم کرنے والا ہے۔ مگر کیا جتنا جُرم بڑا ہے۔ اتنی ہی سزا بھی نہیں ملیگی۔

اِن آیات سے پتہ چلتا ہے۔ کہ رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو لوگ عبادت الٰہی سے روکا کرتے تھے۔ اور کہا کرتے تھے۔ تم اچھے بھلے تھے۔ تجارت چلتی تھی۔ یہ تم نے کیا کر دیا۔ اپنے آپ کو تباہ کیوں کر لیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی اسی طرح لوگ روکا کرتے تھے۔ چنانچہ ایک بوڑھا سکھ یہاں آیا کرتا تھا۔ اُس کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے بہت محبت تھی۔ ایسی محبت کہ وہ آپؑ کی قبر پر سجدہ کرنے کے لئے تیار ہو جاتا۔ ایک دفعہ میرے پاس چیختا ہؤا آیا۔ اور کہنے لگا مجھے لوگوں نے مار دیا۔ مَیں نے پوچھا کیا ہؤا۔ کہنے لگا۔ مجھے بڑا دکھ دیا گیا ہے۔ میں حضرت مرزا صاحب کی قبر پر سجدہ کرنے کے لئے گیا تھا۔ مگر لوگوں نے روک دیا۔ مَیں نے کہا۔ انہوں نے ٹھیک کیا۔ قبر پر سجدہ کرنا منع ہے۔ کہنے لگا آپ کے مذہب میں منع ہوگا میرے مذہب میں منع نہیں۔ مَیں نے سمجھایا۔ کہ ایسا نہیں کرنا چاہیئے۔ مگر وہ یہی کہتا چلا گیا۔ کہ مجھے بڑا دکھ دیا گیا۔ مجھے سجدہ کرنے سے لوگوں نے کیوں روکا۔ وہ سُنایا کرتا تھا۔ کہ میں بڑے مرزا جی کے پاس آیا۔ مجھ کو دو میرے بھائی کو انہوں نے کہا۔ تم مرزا غلام احمد سے تعلق رکھتے ہو۔ تم اسے سمجھاؤ۔ اور کہو۔ اپنی عمر کیوں تباہ کرتے ہو۔ کوئی نوکری کیوں نہیں کرتے۔ مَیں نے جا کر کہدیا۔ آپؑ نے فرمایا۔ آپ کی مہربانی ہے۔ مگر کہدو۔ مَیں نے جس کا نوکر ہونا تھا۔ ہو گیا ہوں۔ جس وقت مَیں نے یہ الفاظ بڑے مرزا صاحب سے کہے وہ سُنکر بالکل خاموش ہو گئے۔ کہنے لگے۔ وہ جھوٹ نہیں بولتا۔ ٹھیک کہتا ہے۔ اس کے

علاوہ اور بھی کئی واقعات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ لوگ آپ کو تبلیغ دین اور عبادت الٰہی سے دنیا کی طرف متوجہ کرکے روکا کرتے تھے۔ اسی طرح آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بھی لوگ اپنے رنگ میں نصیحت کیا کرتے تھے۔ اسی کی طرف خدا تعالےٰ اشارہ کرتا ہوا فرماتا ارئیت ان کان علے الہدیٰ او امر بالتقویٰ ارئیت ان کذب وتولیٰ۔ پہلے تو یہ لوگ روکتے تھے۔ لیکن اب جبکہ اس کا نتیجہ نکل آیا۔ پھر بھی اس کا انکار کرینگے اس روکنے والے کو یہ بات نہ سوجھی۔ کہ جب اس کے دل میں اتنی تڑپ ہے۔ تو کوئی بات ضرور ہوگی۔ مگر کہہ سکتا تھا۔ کہ مجھے کیا پتہ۔ فرمایا۔

اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى ۝

کیا اب بھی تمہیں یقین نہیں آتا۔ کہ خدا دیکھتا ہے۔ اس نے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی پکار کو سُنا اور اس کا نتیجہ پیدا کیا۔

كَلَّا لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ ۝

خبردار جس کی بات غلط ہے۔ اگر وہ اپنی بات سے باز نہ آیا۔ تو ہم ضرور ضرور اُسے گھسیٹینگے پیشانی کے بال پکڑ کر۔

نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۝

وہ پیشانی جو اپنے پیدا کرنے والے کے آگے نہ جُھکی۔ وہ جھوٹی پیشانی تھی۔ ذلیل پیشانی تھی۔ وہ معزز کہاں تھی۔ جو پتھروں اور حقیر بُتوں کے آگے جُھکی۔ وہ گندی پیشانی تھی۔

فَلْيَدْعُ نَادِيَهٗ ۝ سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ۝

تم بھی اپنے لوگوں کو بُلاؤ۔ ہم بھی مارشل لاء جاری کردینگے۔ اور تمہاری مجالس کو پراگندہ کردینگے۔ زبانیہ دور کرنے اور پراگندہ کرنے والوں کو کہتے ہیں۔

كَلَّا ۝ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۝

یہ غلط ہے۔ فضول ہے۔ سچی بات وہی ہے۔ جو اس نے کہی۔ اے ہر انسان تُو نے دیکھا۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی جنھوں نے بات نہ مانی۔ ان کا کیا حال ہُوا۔ تو جا اپنے خدا کے آگے سجدہ کر۔ اور اس کے قرب میں بڑھتا جا؛

سُورۃ القدر

۲۷ مئی ۱۹۲۵ء

اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۝

پہلی سورت میں اُس کلام کا ذکر فرمایا تھا۔ جو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر سب سے پہلے نازل ہؤا۔ اور جس نے دنیا کے مذہب میں ایک بے نظیر تغیر پیدا کر دیا۔ اب اُس کلام کی خصوصیات بیان فرماتا ہے۔ چنانچہ فرمایا۔ انا انزلنٰہ فی لیلۃ القدر۔ قدر کے معنے عربی زبان میں ایک تو اندازہ کے ہوتے ہیں۔ یعنی کسی چیز کو کس قسم کی طاقتیں ملنی چاہئیں۔ یا کس کام کے لئے کیسی طاقت کی ضرورت ہے۔ اور قدر کے معنے اسی اندازہ کے لحاظ سے ایک اور بھی پیدا ہوگئے ہیں۔ اور وہ عزت وشرف کے ہیں۔ ہمارے ملک میں بھی محاورہ ہے۔ کہتے ہیں۔ فلاں کی بات کا تو کوئی وزن نہیں۔ یعنی اس کا احترام نہیں کیا جاتا۔ پس قدر کے معنے عزّت وشرف کے بھی ہیں۔ اور قدر کے معنے تنگی کے بھی ہوتے ہیں۔ چنانچہ ضیق کے معنوں میں قرآن کریم میں بھی استعمال ہؤا ہے۔ آیا ہے۔ فظنّ ان لن نقدر علیہ۔ قرآن کریم کی اس آیت میں یہ تینوں معانی چسپاں ہوتے ہیں۔

(۱) فرمایا۔ ہم نے اس کلام کو جس کی نسبت اقرأ باسم ربک الذی خلق آیا۔ ایک تاریک تر رات میں اُتارا۔ ایسی رات میں جبکہ دنیا میں مذہبی لحاظ سے سخت تاریکی چھائی ہوئی تھی۔ جبکہ خشکی اور تری میں۔ انبیاء کی کتابوں کو ماننے والی اور الہام کی مُنکر ہر دو جماعتوں پر مصیبت کا زمانہ تھا۔ مذہب اپنی حکومت کھو چکا تھا۔ اور لوگوں کے دل خدائی محبت سے خالی ہو چکے تھے۔

اللہ تعالےٰ کی یہی سُنت ہے۔ اس کی طرف سے نبوت اور الہام کا تبھی دروازہ کھولا جاتا ہے۔ جبکہ لوگ روحانیت سے بالکل خالی ہو جاتے ہیں۔ یہ علامت ہوتی ہے اس بات کی۔ کہ اب وہ زمانہ آگیا۔ جب خدا کا نُور نازل ہو۔ اور سب سے بڑی علامت یہ ہوتی ہے کہ اس زمانہ میں لوگ کلام الٰہی کے منکر ہو جاتے ہیں۔ اور کہتے ہیں۔ اب الہام کی کوئی ضرورت نہیں۔ بالکل پاگلوں کی طرح ان کی حالت ہوتی ہے۔ جتنا زیادہ کوئی پاگل ہوتا جاتا ہے۔ اتنا ہی زیادہ وہ اس بات پر اصرار کرتا ہے۔ کہ دوسرے سب لوگ پاگل ہیں صرف ہوشمند وہی ہے۔ اسی طرح جو لوگ روحانیت سے بالکل خالی ہو جاتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں اب الہام کی ضرورت نہیں۔ اب زمانہ ترقی کر گیا ہے۔ اُن کی مثال بالکل وہی ہوتی ہے جیسے کہتے ہیں۔ کسی گاؤں کے آدمی بے وقوفی میں مشہور تھے۔ ایک دفعہ چند آدمی اس گاؤں کے پاس سے گزرتے ہوئے باتیں کرنے لگے۔ کہ سُنا ہے۔ اس گاؤں کے رہنے والے بڑے بے وقوف ہیں۔ پاس ہی کھیت میں اُس گاؤں کے دو آدمی پاخانہ پھر رہے تھے۔ وہ سُنتے ہی ننگے کھڑے ہوگئے۔ اور کہنے لگے۔ اب وُہ زمانہ جاتا رہا۔ اب تو یہاں کا بچہ بچہ عقلمند ہے۔ ان کو اس حالت میں دیکھ کر وہ کہنے لگے۔ بیٹھ جائیے۔ ہمیں حقیقت معلوم ہوگئی۔ تو زمانہ کی خرابی کی سب سے بڑی علامت یہ ہوتی ہے۔ کہ جتنا زیادہ لوگ روحانیت سے خالی ہوتے جاتے ہیں۔ اتنا ہی زیادہ اس پر زور دیتے ہیں۔ کہ اب الہام کی ضرورت نہیں۔ ہم اپنی عقل سے سب کچھ کر سکتے ہیں۔ اس زمانہ میں بھی دیکھ لو۔ سب سے زیادہ الہام کی ضرورت ہے۔ مگر تعلیم یافتہ اور غیر تعلیم یافتہ۔ بڑے اور چھوٹے۔ عالم اور جاہل سب کے سب الہام کے منکر ہیں۔ کہتے ہیں۔ اب الہام کی ضرورت نہیں۔ دنیا بہت ترقی کر گئی۔ علماء گیا اور صوفیا رکیا۔ سب کہتے ہیں۔ اب انسانی نفس نے خوب ترقی کر لی ہے۔ حالانکہ ان کا یہی قول بتاتا ہے۔ کہ اب وہ بہت زیادہ الہام کے محتاج ہیں۔ فرمایا۔ انا انزلنٰہ فی لیلۃ القدر ہم نے اس کلام کو اس زمانہ میں نازل کیا ہے۔ جب روحانی لحاظ سے سخت تنگی ہو رہی تھی۔ جب لوگوں کی حالتیں پکار پکار کر کہہ رہی تھیں۔ کہ اب کسی آسمانی پانی کی ضرورت ہے۔

دوسرے معنے فی لیلۃ العزّۃ والشرف کے ہیں۔ یعنی فرمایا۔ ہم نے اسے عزت وشرف والی رات میں اُتارا۔ یہ بھی بالکل سچی بات ہے۔ اُس رات سے زیادہ بھلا کونسی رات اچھی ہوگی۔ جب خدا کا برگزیدہ الہام الٰہی کا حامل بنا۔ مگر علاوہ اس کے یہ بھی صحیح ہے۔ کہ انبیاء اپنے ساتھ عزت وشرف لاتے ہیں۔ یہی نہیں۔ کہ اُن کے ماننے سے خدا کا قرب حاصل ہوتا ہے خدا کے حضور عزت ووجاہت حاصل ہوتی ہے۔ بلکہ اُن کے ماننے سے دنیا میں بھی عزت حاصل

ہوتی ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ فیہ ذکرکم یہ قرآن اس لئے آیا ہے تا تمہیں عزت و شرف دے۔ پس انبیاء اپنے ساتھ عزت بھی لاتے ہیں۔ دیکھو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے قبل اہل عرب کی کیا حالت تھی۔ چند لٹیروں کا جتھا تھا۔ یا بتوں کے پجاری۔ اُن کی رات اور دن بے حیائی کے کاموں میں گزرتا۔ دنیا میں کوئی عزت و توقیر نہ رکھتے۔ مگر رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صحبت میں رہنے سے کیا سے کیا حالت ہوگئی۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد جب صحابہ ایران کو فتح کرنے کے لئے نکلے۔ تو وہاں کے بادشاہ نے ان میں سے چند کو بلا کر کہا۔ تم ہمارا کیا مقابلہ کر سکتے ہو۔ تم وحشی اور رذیل قوم ہو۔ میں تم میں سے ہر سپاہی کو اور ہر افسر کو اِس قدر انعام دیتا ہوں۔ یہ مال لے لو۔ اور واپس چلے جاؤ۔ اِس سے پتہ لگتا ہے۔ کہ اُس نے عرب کا کیا اندازہ لگایا تھا۔ اس کا انعام اندازاً فی آدمی تیس روپے بنتے ہیں۔ گویا اس نے ہر آدمی کی اتنی کم قیمت لگائی۔ کہ اس سے کم لگانی ممکن ہی نہ تھی۔ مسلمانوں نے جواب میں اس سے کہا۔ بے شک ہم ایسے ہی تھے۔ ہم جنگلی چوہے وغیرہ کھایا کرتے تھے۔ حرام و حلال میں ہمیں کوئی تمیز نہ تھی۔ لڑائیوں اور جھگڑوں نے ہمیں سخت کمزور کر رکھا تھا۔ مگر آج ہم وہ نہیں رہے۔ اب خدا کے ایک رسول نے ہمارے اندر عظیم الشان تغیر پیدا کر دیا ہے۔ اور اب ہم اِس لئے نکلے ہیں۔ تا دنیا کو تہذیب سکھائیں۔ بادشاہ نے کہا۔ اچھا مٹی کا ایک بورا لاؤ۔ اور حکم دیا سب سے بڑے صحابی کے سر پر جو اُن کے افسر تھے۔ رکھدو۔ اور پھر کہا۔ میں اس کے سوا تمہیں کچھ نہیں دیتا۔ مگر جب خدا کسی قوم کو بڑھاتا ہے۔ تو اُن کے دماغ اور عقلیں بھی تیز کر دیتا ہے۔ انہوں نے بورا اُٹھایا۔ گھوڑوں پر سوار ہوئے۔ اور بلند آواز سے یہ کہتے ہوئے۔ کہ ایران کے بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے اپنا ملک ہمیں دیدیا۔ گھوڑوں کو ایڑی لگائی۔ اور اپنے لشکر میں چلے آئے۔ مشرک چونکہ بزدل بھی ہوتا ہے۔ اور وہمی بھی۔ اِس واقعہ سے بادشاہ سخت ڈرا۔ اس نے پوچھا۔ انہوں نے کیا کہا ہے۔ جب اسے بتایا گیا۔ کہ انہوں نے کہا ہے۔ ایران کے بادشاہ نے اپنے ہاتھ سے اپنی زمین ہمیں دیدی۔ تو کہنے لگا۔ جلد اُن کو پکڑو۔ مگر وہ کہاں پکڑے جا سکتے تھے۔ پکڑنے والے ناکام واپس آگئے۔ آخر ایسا ہی ہوا۔ وہ زمین مسلمانوں کے قبضہ میں آگئی۔

یہ عزت و شرف عربوں کو کہاں سے ملا۔ وہی عرب تھے۔ جنہیں یا تو دوسری قومیں کھا رہی تھیں۔ یا انہوں نے دنیا کو کھا لیا۔ عیسائی مصنف بھی تسلیم کرتے ہیں۔ کہ جب تک عربوں کے پاس حکومت رہی۔ مسلمانوں نے شاندار کام کئے۔ مگر جب اُن کے ہاتھ سے حکومت گئی۔ دنیا کا رنگ پلٹ گیا۔

پھر انا انزلنٰہ فی لیلۃ القدر کے تیسرے معنے اندازہ کے لحاظ سے یہ ہیں۔ کہ ہم نے اسے ایک ایسی رات میں اُتارا۔ کہ آج ہی اس کے ذریعہ سے ایک کو مومن بنا دیا۔ اور ایک کو کافر۔ زمین و آسمان میں۔ کنگالی اور مفلسی میں۔ آقا اور نوکر میں۔ عالم اور جاہل میں اتنا فرق نہیں ہے۔ جتنا مومن و کافر میں ہے۔ کیونکہ باقی سب نقائص یا خوبیاں عارضی ہیں۔ مگر کفر و اسلام کا تعلق ابدی زندگی سے ہے۔ اِس ایک رات میں کچھ کافر ہو گئے۔ اور کچھ مومن۔ یہی وہ عظیم الشان رات ہے۔ جس میں کوئی ابوبکرؓ ہو گیا۔ اور کوئی ابوجہل۔ حالانکہ ابوجہل اس سے پہلے ابوالحکم تھا۔ ابوبکرؓ اور عمرؓ تاجر۔ اور علیؓ ایک غریب باپ کے بیٹے تھے۔ عتبہ اور شیبہ ایک رئیس نوجوان سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتے تھے۔ مگر ابوجہل۔ عتبہ اور شیبہ کس طرح تحت الثریٰ میں جا پہنچے۔ اور ابوبکرؓ عمرؓ اور علیؓ کیسے بلند مقام کے وارث ہو گئے۔ کیسی اندازے والی رات تھی۔ اس نے اتنا عظیم الشان فرق کر دیا۔ جو کبھی مٹ نہیں سکتا۔ کفر و اسلام کی خلیج آج بھی حائل چلی جاتی ہے۔ کچھ دن ہوئے۔ کانگریس کے ایک بڑے لیڈر مجھ سے ملنے آئے۔ انہوں نے کہا۔ کفر و اسلام کا جھگڑا مٹا دینا چاہیئے۔ میں نے کہا جب تک قرآن موجود ہے۔ یہ ہو نہیں سکتا۔ کہ اس فرق کو مٹایا جا سکے۔ اور چونکہ قرآن کے بعد کوئی اور شرعی کتاب آ نہیں سکتی۔ اور چونکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد کسی شرعی رسول نے آنا نہیں۔ اِس لئے وہ بات جسے قرآن اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے قائم کیا ہے۔ کیونکر مٹ سکتی ہے۔ یا تو مجھے یہ سمجھا دیں۔ کہ قرآن کی یہ بات ماننے کے قابل نہیں۔ اور اگر یہ نہیں کر سکتے۔ تو میں اسے کس طرح مٹا سکتا ہوں۔ اب یہاں سے جا کر بھی انہوں نے مجھے یہی لکھا ہے۔ کہ کاش آپ اس خلیج کو دُور کر دیں۔ اور کافر و مومن کا جھگڑا مٹا دیں۔ جو مسلم اور غیر مسلم کی صلح میں سخت روک بن رہا ہے۔ میں انہیں یہی لکھونگا۔ کہ جس امتیاز کو قرآن نے قائم کیا ہے۔ اُسے میں کس طرح مٹا سکتا ہوں۔

آج دنیا کی تمام لڑائیاں اور جھگڑے۔ ٹرکی اور بلقان۔ مصر اور انگلستان کے تنازعات آخر کیوں ہیں۔ انا انزلنٰہ فی لیلۃ القدر

ایک امتیاز اور فرق ہے۔ جو قرآن نے قائم کر دیا۔ یہ امتیاز دنیا سے مٹ نہیں سکتا۔ بلکہ ہمیشہ قائم رہے گا:

وَمَآ اَدْرٰکَ مَا لَیْلَۃُ الْقَدْرِ

تجھے کس نے یہ بتایا۔ کیونکہ تمہاری طاقت سے یہ بالا تھا۔ تم کہاں اندازہ کر سکتے تھے کہ یہ رات کیسی عظیم الشان رات ہے۔ وہ تو قیامت تک امتیاز کرنے والی رات ہے۔ محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے لیکر دنیا میں آخری سانس لینے والے تک کی تمام نسلیں اُس نے ممتاز کر دیں۔ کوئی کفر میں داخل کر دیا۔ اور کوئی اسلام میں۔ سارے ولولے اور جوش جو کسی کے دل میں اسلام کے لئے پیدا ہونے والے تھے۔ سارے منصوبے اور مکائد جو کفر کی ترقی کے لئے لوگوں کے دلوں میں بھڑکنے والے تھے۔ سب ایک ہی نقطۂ مرکزی پر جمع ہو گئے۔ کوئی انسان نہیں جو ایسا کر سکتا۔ یہ خدا ہی کا کام ہے۔

لَیْلَۃُ الْقَدْرِ خَیْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَھْرٍ

یہ رات ہزار مہینے سے بھی بہتر ہے۔ اِس کے ایک تو وہ معنے ہیں۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کئے ہیں۔ مگر ان کے علاوہ یہ بھی ہیں۔ کہ عربی زبان میں ہزار سے اوپر کوئی عدد ہی نہیں۔ اِس لئے جب عرب غیر محدود چیز کا ذکر کریں۔ تو کہتے ہیں الف۔ مثلاً کہینگے فلاں کے پاس ہزار دینار ہے۔ تو اس کا یہ مطلب ہوگا۔ کہ اس کے پاس ان گنت اور بیشمار روپیہ ہے۔ سات اور ستر کے الفاظ بھی کثرت پر دلالت کے لئے آتے ہیں۔ مگر ہزار کے لفظ سے مراد ان گنت اور بے شمار تعداد ہوتی ہے۔ تو فرمایا۔ وہ رات تو خیر من الف شھر بے انتہاء خوبیوں اور برکات والی رات ہے۔ کوئی زمانہ اُس کا مقابلہ نہیں کر سکتا۔

تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِکَۃُ وَالرُّوْحُ فِیْھَا

اس میں فرشتے اُترتے ہیں۔ اور کلام الٰہی۔ جب روح اور ملائکہ کا اکٹھا ذکر آئے۔ تو اس سے یہ مراد ہوتی ہے۔ کہ کلام الٰہی لانے والے اور تائید و نصرت کرنے والے دونوں قسم کے ملائکہ نازل ہوتے ہیں۔

بِاِذْنِ رَبِّھِمْ ج

وہ اپنے رب کے اشارے اور ارشاد سے اُترتے ہیں:

رپورٹ نظارت دعوۃ و تبلیغ

یکم لغایت ۱۵ر جون

ارادہ ہے و باللہ التوفیق کہ نظارت دعوۃ و تبلیغ کی ایک ہفتہ واری یا پندرہ روزہ رپورٹ جیسی بھی صورت ہو اخبار الفضل میں شایع ہوتی رہے۔ پہلے اس غرض کے لئے احمدیہ گزٹ کے کالم وقف تھے۔ اور ان میں کسی قدر تفصیل سے رپورٹ دی جاتی تھی۔ گو زیادہ تفصیلات میں جانا بوجہ اس کے کہ گزٹ کا حجم بھی قلیل تھا۔ اور ہر ایک دفتر کی رپورٹ کے لئے کچھ نہ کچھ جگہ دینی پڑتی تھی۔ اس وقت بھی ناممکن تھا۔ لیکن اب چونکہ احمدیہ گزٹ بوجہ عدم توجہ خریداران بند ہو چکا ہے۔ اس لئے مناسب سمجھا گیا ہے۔ کہ اگر زیادہ نہیں۔ تو مبلغین کی نقل و حرکت اور تبلیغی سکرٹریوں کی کارگذاری کا خلاصہ مختصر طور پر الفضل میں شایع ہوتا رہے۔ تا جماعت کو علم ہو سکے۔ کہ نظارت دعوۃ و تبلیغ کی زیر نگرانی کیا کام ہو رہا ہے۔ اور اس کا آئندہ پروگرام کیا ہے۔ کیونکہ مشنہائے بیرونی کی مفصل رپورٹیں وقتاً فوقتاً الفضل میں براہ راست موصول ہو کر شایع ہوتی رہتی ہیں۔ اس لئے نظارت ہذا کی اس مختصر رپورٹ میں مشنہائے بیرونی کا ذکر نہیں آئیگا۔ سوائے اشد ضرورت کے۔ مشنہائے بیرونی کے مبلغین کو چاہئے۔ کہ اپنی رپورٹیں باقاعدگی کے ساتھ الفضل و دیگر اسلامی اخبارات میں اشاعت کے لئے بھجواتے رہیں۔ جیسا کہ متعدد بار ہدایت دی جا چکی ہے۔ کیونکہ مشنہائے بیرونی کے کام کی رپورٹوں کا قوم کے سامنے تفصیل سے آنا ہی بہتر ہے۔ نظارت ہذا کی مختصر رپورٹ یکم لغایت ۱۵ر جون درج ذیل کی جاتی ہے:۔

مبلغین کی تبلیغی مساعی

مبلغین نظارت دعوۃ و تبلیغ اپنے اپنے حلقوں میں تندہی سے کام کر رہے ہیں۔ (۱) مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کو جماعت احمدیہ امرتسر شہر کی اہم ضروریات کی وجہ سے امرتسر میں ۲۹ر مئی سے ٹھہرایا گیا ہے۔ مختلف مقامات پر بعض اصحاب کے مکانوں پر لیکچر ہوتے ہیں۔ روزانہ درس قرآن کریم دونوں وقت ہوتا ہے۔ جس میں غیر احمدی احباب بھی شامل ہوتے ہیں۔ لجنہ اماء اللہ کے ہفتہ وار اجلاس میں بھی آپ کے لیکچر ہوتے ہیں۔ (۲ و ۳) مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری نے عرصہ زیر رپورٹ میں بنگہ۔ لنگیری۔ مکند پور۔ پھلور۔ رڈ۔ گناچور۔ کھاجوں۔ سڑوعہ۔ بیگم پور۔ صاحبہ۔ بھنوں۔ موہر۔ کاٹھ گڑھ۔ رائے پور۔ مفتوں ضلع جالندھر کا دورہ کیا۔ اکثر دیہات میں گیانی واحد حسین صاحب مبلغ۔ حاجی غلام احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ کریام و چودھری پھجو خان صاحب آپ کی معیت میں رہے۔ دونوں مبلغوں کے ذریعہ ۱۵ اصحاب داخل سلسلہ ہوئے۔ جو جماعت لیکچروں کا انتظام کر سکیں۔ وہاں پبلک لیکچر ہوئے۔ باقی جگہ انفرادی طور پر تبلیغ ہوئی۔ بعض جگہ درس قرآن کریم بھی ہوا۔ (۴) مولوی غلام احمد صاحب نے اپنے حلقہ تبلیغ میں کرتو۔ خانانوالی پوہلہ۔ بدوملہی۔ ناروال۔ کوٹلی بار یخان۔ اور بعض مقامات ریاست جموں کا دورہ کیا۔ ایک شخص داخل سلسلہ ہوا۔ (۵) مولوی عبد الغفور صاحب کی رپورٹ ہے۔ کہ علی پور ضلع مظفر گڑھ کی انجمن اسلامیہ کے جلسہ پر ان کی کامیاب تقریر ہوئی۔ بعض معززین نے اس بات کا خوشی کے ساتھ اظہار کیا۔ کہ ان کی تقریر نے انجمن کے جلسہ کی غرض کو فوت نہیں ہونے دیا۔ ورنہ دوسرے مقررین نے جلسہ کی اصل غرض کو بہت کم مدنظر رکھا۔ علاوہ ازیں آپ نے جنڈانوالہ۔ تلوںڈی۔ قاضی دالاما۔ چنیوٹ۔ کوٹ محمد یار۔ خانیکے۔ چک جھمرہ ضلع لائلپور کا دورہ کیا۔ بعض جگہ تقریریں بھی ہوئیں۔ دورہ میں جماعت کی اصلاح اور تشخیص چندہ کے کام کو بھی ملحوظ رکھا۔ اور کمزور جماعتوں کے وقتاً فوقتاً دورہ کے لئے قرب و جوار کے مستعد احمدی احباب کو مقرر کیا۔ (۶) مولوی محمد حسین صاحب نے ۵ر جون تک ضلع انبالہ کے متعدد مقامات کا دورہ کیا۔ تبلیغ سلسلہ کے ساتھ آپ نے مسلمانوں کو کانگریس کی موجودہ تحریک سے باز رہنے کی تلقین کی۔ مقامی پولیس نے اس پر خوشنودی کا اظہار کیا۔ مولوی صاحب کو اپنی اہلیہ کی سخت علالت کی خبر پا کر ۷ر جون کو واپس آنا پڑا۔ انشاء اللہ جولائی کے پہلے ہفتہ میں اسی علاقہ میں پھر واپس جائینگے۔ (۷) مولوی اللہ دتا صاحب کتاب "عشرہ کاملہ" کا جواب لکھنے میں مصروف ہیں۔ وقتاً فوقتاً اشد ضروریات کے ماتحت انہیں بعض مناظروں اور جلسوں پر بھی بھیجا جاتا ہے۔ (۸) مولوی علی محمد صاحب اجمیری تا حال حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ارشاد کے ماتحت دفتر پرائیویٹ سکرٹری میں ترجمۃ القرآن کے متعلق کوئی کام کر رہے ہیں۔ (۹) مولوی محمد عبد اللہ صاحب مالاباری کے تقرر کے متعلق تا حال کوئی باقاعدہ فیصلہ نہیں ہوا۔ موجودہ صورت حالات میں بہت ممکن ہے۔ کہ انہیں مالابار میں ہی مقرر کر دیا جائے۔ (۱۰) صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب و (۱۱) مولوی عبد الواحد صاحب علاقہ پشاور و ہزارہ میں جدا جدا خدمات سلسلہ میں مصروف ہیں۔ (۱۲) مولوی ظہور حسین صاحب علاقہ یو۔پی کا دورہ کر رہے ہیں۔ اور تازہ رپورٹ ان کی مسعودی سے آئی ہے۔ یو۔پی کی جماعتیں ان کے متعلق اخبار الفضل کے ایک گزشتہ پرچہ میں مندرج اعلان کے مطابق بابو محمد عثمان صاحب سے لکھنؤ میں خط و کتابت کریں:۔

علاقہ ملکانہ

مولوی عبد الحی صاحب ہیڈ ماسٹر احمدیہ سکول سانڈہن لمبے عرصہ سے رخصت پر ہیں۔ ان کی جگہ چودھری محمد عمر صاحب یکم مئی سے مولوی افضال احمد صاحب کے ساتھ مل کر کام کر رہے ہیں۔ سکول کی حالت اچھی ہے۔ ملکانہ بچے دینی تعلیم کے حصول میں خوب دلچسپی دکھا رہے ہیں۔ مبلغین سانڈہن سکول کی وجہ سے بہت کم دورہ باہر کر سکتے ہیں۔ تاہم ضرورت کے موقعہ پر باہر بھی چلے جاتے ہیں۔ عرصہ زیر رپورٹ میں ۱۲ اصحاب کے داخل سلسلہ ہونے کی اطلاع آئی ہے:۔

علاقہ سندھ

مولوی عبد الغفور صاحب لمبی بیماری اور علاقہ سندھ کی ناموافق آب و ہوا کی وجہ سے علاقہ پنجاب میں لگائے گئے ہیں۔ جیسا کہ اوپر کی رپورٹ سے ظاہر ہے۔ جنوری سے مولوی محمد مبارک صاحب سندھی اکیلے کام کر رہے ہیں۔ چونکہ آب و ہوا کی ناموافقت کی وجہ سے پنجابی آدمی وہاں گرمیوں میں زیادہ کام نہیں کر سکتے نیز علاقہ کے حالات ہی ایسے ہیں۔ کہ سندھی مبلغ ہی سندھیوں میں زیادہ اچھا کام کر سکتا ہے۔ اس لئے یہ امر زیر غور ہے۔ کہ کوئی سندھی مبلغ مولوی عبد الغفور صاحب کی جگہ رکھا جائے۔ جو عالم شخص ہو۔ اگر یہ صورت نہ ہو۔ تو سردیوں میں پانچ چھ ماہ کے لئے پنجاب سے دو مبلغ بھیجے جائینگے۔ جو اپر اور لوئر سندھ میں جدا جدا یا اکٹھے مل کر دورہ کریں:۔

دیگر علاقہ جات

(۱) مولوی عبد الرحیم صاحب نیر حیدرآباد دکن میں تبلیغی کام پر مقرر ہیں۔ تازہ رپورٹ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ گرمیوں کی وجہ سے امراء چونکہ سرد مقامات پر چلے گئے ہیں۔ اس لئے کام کا سلسلہ عوام تک محدود ہو گیا ہے۔ مقامی انجمن ترقی اسلام

کی زیر نگرانی ریاست میں دو سکول چل رہے ہیں۔ جن میں اچھوت اقوام کے بچے تعلیم پاتے ہیں۔ یہ سکول ابھی ابتدائی حالت میں ہیں۔ ہر قسم کے اخراجات انجمن ترقی اسلام برداشت کرتی ہے۔ مرکز پر ان کا کوئی بوجھ نہیں۔ (۲) مالا بار کی اطلاعات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہاں کے ہندو جن کے تعلقات احمدیہ جماعت سے نہایت اچھے تھے۔ اب احمدیوں کی اسلامی مفاد کی حفاظت اور کانگریس سے اختلاف کی وجہ سے احمدیوں کے سخت مخالف ہو گئے ہیں۔ اور ہر طریق سے تکلیف دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمارے بھائیوں کا حافظ و ناصر ہو۔ (۳) مولوی ظل الرحمٰن صاحب مبلغ بنگال برہمن بڑیہ سے ایک لمبے دورہ پر جانے والے تھے۔ لیکن امیر جماعت احمدیہ برہمن بڑیہ کی درخواست پر کہ موجودہ سیاسی شورش کی وجہ سے مولوی صاحب کا برہمن بڑیہ اور مضافات میں رہنا ضروری ہے۔ ان کو اجازت دی گئی ہے۔ کہ حسب ضرورت برہمن بڑیہ میں ہی ٹھیریں۔

تبلیغی اجتماعات

عرصہ زیر رپورٹ میں ۱۲ ر ۱۳ ر جون کو جماعت احمدیہ اٹھوال ضلع گورداسپور کے جلسہ پر مولوی غلام رسول صاحب راجیکی و مولوی رحمت علی صاحب مولوی فاضل نے تقریریں کیں۔ (۲) کوٹلی ہاریخاں تحصیل پھالیہ ضلع گوجرانوالہ میں ۱۳-۱۴-۱۵ ر جون کو احمدیہ جلسہ کے علاوہ غیر احمدی علماء سے دو زبردست مناظرے بھی ہوئے۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے مولوی اللہ دتا صاحب مولوی غلام احمد صاحب مولوی محمد صادق صاحب و مولوی محمد حسین صاحب اس جلسہ و مناظرہ میں شامل تھے۔ مخالف گروہ نے اپنی ہزیمت کا اظہار مختلف طریقوں سے کیا۔ تبلیغی جلسوں کا آئندہ پروگرام حسب ذیل ہے:۔

(۱) شادیوال ضلع گجرات = ۲۰-۲۱-۲۲ ر جون۔ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی۔ مولوی غلام احمد صاحب مجاہد و گیانی واحد حسین صاحب

(۲) تہال ضلع گجرات۔ ۲۴-۲۵-۲۶ ر جون۔ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی۔ مولوی غلام احمد صاحب مجاہد و گیانی واحد حسین صاحب۔

(۳) وزیر آباد ضلع گجرانوالہ۔ ۲۸-۲۹-۳۰ ر جون۔ مولوی غلام رسول صاحب راجیکی۔ مولوی غلام احمد صاحب مجاہد و گیانی واحد حسین صاحب۔

(۴) شاہ مسکین ضلع شیخوپورہ۔ ۳-۴ ر جولائی۔ مولوی غلام احمد صاحب و مولوی محمد حسین صاحب ؎

کسی مجبوری کی وجہ سے مبلغین میں تبدیلی بھی ہو سکتی ہے

فہرست کارکنان موضع کٹیا ضلع شاہجہانپور

فنانشل سیکرٹری۔ چودھری حمید العزیز خانصاحب۔ زمیندار موضع کٹیا۔

ڈاکخانہ شاہجہانپور۔ سیکرٹری تبلیغ و تعلیم و تربیت۔ چودھری الطاف حسین خان ؎

شربتِ فولاد

عورتوں کی بیماریاں مثلاً سیلان الرحم اٹھرا۔ کمی و بیشی حیض اور ہسٹیریا کی بہترین دوا ہے

قیمت ساٹھ خوراک تین روپیہ محصولڈاک

تیلیکی فیض عام میڈیکل ہال قادیان

مکرمی! السلام علیکم

سپورٹس کی اشیاء رعایتی قیمتوں پر احمدی فرم سے خرید فرماویں۔ عمدگی اشیاء کے متعلق سارٹیفیکیٹ ملاحظہ فرماویں۔

والی بال کیس زرد رنگ ۱۲ پیس اول درجہ فی عدد ؎
" " " " دوم " " [illegible]
" رنگین سرخ و سبز " درجہ اول " [illegible]
" نیٹ عمدہ اول درجہ فیتہ دو طرفی " [illegible]
" " دوم " " کیطرفہ " [illegible]
" " سوم " " " " [illegible]
بلیڈر نمبر ۴ برائے والی بال ڈاسی کیٹر جیسے رجسٹرڈ ۱۲ ار
ہاکی شکس لیدر سیون اول درجہ رگ دار بلیڈر عمدہ قسم [illegible]
" " " دوم " دو درجہ بلیڈ [illegible]
" لیدر پونڈ اول " رگ دار بلیڈر عمدہ قسم [illegible]
" " " دوم " درجہ دوم بلیڈر کیس [illegible]
" بال سفید چمڑہ اول " ریکارڈ کرون [illegible]
" " " دوم " " [illegible]
" کمپو بال سوم " پاپولر [illegible]
" " کاک کرکیٹ [illegible]

(نظام اینڈ کو شہر سیالکوٹ)

سارٹیفیکیٹ:۔ لیہ لداخ کشمیر ۲ اپریل سنہ ۳۴ء۔ مکرم بندہ سلامت۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ سے ماہ اکتوبر سنہ ۳۳ء میں پولوٹینس کا سامان اپنے اور بعض احباب کے استعمال کے واسطے منگوایا تھا۔ اچھی حالت میں پہونچ گیا تھا۔ مگر بیماری کی وجہ سے اس وقت تک استعمال نہ کر سکے۔ اب چند روز سے استعمال کرنا شروع کیا ہے۔ سب سامان بہت عمدہ اور خوشنما ہے۔ اور سب احباب نے پسند کیا ہے۔ خاکسار۔ خان بہادر غلام محمد احمدی بی سٹنٹ چرس آفیسر لیہ لداخ

رسالہ ورزشِ جسمانی کا ہر گھر میں پہنچنا ضروری ہے

اس کے مطالعہ سے سنیما تھیٹر ناچ گانوں و دیگر مخرب اخلاق مشاغل کی شرکت۔ چنڈو۔ بیڑی۔ سگریٹ و دیگر منشیات وغیرہ کے طبی نقصانات۔ تندرستی۔ بیماری دونوں حالتوں میں ورزش جسمانی کی اہمیت و طریق وغیرہ معلوم ہوتے ہیں۔ دیگر معلومات بھی نہایت مفید اور کارآمد ہیں۔ چندہ سالانہ ۳ طلباء سے ۲ نمونہ کا پرچہ ۵ معاونین سے ۶؎

منیجر رسالہ ورزش جسمانی نارائن گوڑہ حیدرآباد دکن

قابلِ غور مشورہ

میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے ایک عرصہ سے ہومیوپیتھک ڈاکٹری کی پریکٹس کر رہا ہوں۔ لہٰذا جس کسی احمدی بھائی کو کسی مرض یا علاج کے متعلق مشورہ کرنا ہو۔ تو جواب کے لئے صرف ایک آنہ کا ٹکٹ روانہ فرما کر مجھ سے مشورہ کر سکتے ہیں۔ دوائیں بھی بشرط حتی الامکان ارزاں اور بہترین روانہ کی جاتی ہیں۔ ضرورتمند احباب ثمن چارٹ طلب فرمائیں۔ اگر ڈاکٹر صاحبان فائدہ حاصل کرنا چاہیں۔ تو کلکتہ کے نرخ پر ہم سے ہر قسم کی ادویات طلب کریں۔ بعض امراض کی مجرب ادویات ہر وقت تیار رہتی ہیں ؎ **المشتہر**

ڈاکٹر بشیر احمد احمدی۔ ایم۔ ڈی۔ ایچ۔ ایم۔ ڈی۔ سی۔ ایچ۔ ایچ۔ ڈی۔ ایس۔ سی تمغہ جات طلائی یافتہ۔ طلاق محل کانپور ؎

رشتہ مطلوب ہے

ایک نارمل پاس نوجوان احمدی مدرس کیلئے رشتہ درکار ہے۔ جو جاٹ قوم کا زمیندار اور ضلع گجرات کا باشندہ ہے۔ گذارہ اچھا ہے۔ خواہشمند احباب چودھری فضل احمد اسسٹنٹ ڈسٹرکٹ انسپکٹر مدارس کھاریاں ضلع گجرات کے ساتھ خط و کتابت کریں ؎

ایک باموقعہ مکان

یعنی حضرت خلیفہ اوّل رضی اللہ عنہ کے مکانات کے شمال مسجد مبارک کے قریب ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کے نئے مکان کے متصل ایک آٹھ دس مرلہ کا مکان قابل فروخت ہے۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں:

م معرفت منیجر الفضل قادیان

اخبار الفضل قادیان دارالامان مورخہ ۲۴ رجون سنہ ۳۰ء

65

وصیتیں

نمبر ۳۰۹۔ میں جمیلہ خاتون زوجہ ڈاکٹر عبدالعزیز خان قوم راجپوت عمر تقریباً ۲۲ سال تاریخ بیعت ۱۹۲۶ء ساکن چار بار ضلع خلیج فارس مملکت ایران بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ یکم اگست ۱۹۲۹ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

(۱) میرے مرنے کے وقت جس قدر میری متروکہ جائداد ہو۔ اس کے ۱/۳ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ (۲) اگر میں اپنی زندگی میں کوئی رقم یا کوئی جائداد خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان میں بمد وصیت داخل یا حوالہ کرکے رسید حاصل کروں۔ تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔۔ (۳) میری موجودہ جائداد مہر و زیور قیمتی -/۷۰۰ روپیہ ہے۔

العبد۔ جمیلہ خاتون بقلم خود۔ گواہ شد:۔ نور محمد انجن ڈرائیور ٹیلیگرافسٹ۔ چار بار۔ گواہ شد۔ ڈاکٹر عبدالعزیز خان خاوند موصیہ۔ چار بار۔ خلیج فارس

نمبر ۳۲۱۹۔ میں نواب دین ولد گلے خان قوم کھوکھر پیشہ ملازمت عمر ۵۵ سال تاریخ بیعت ۱۸۹۶ء ساکن قادیان تحصیل بٹالہ ضلع گورداسپور بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ ۲۰ر مارچ سنہ ۳۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری موجودہ جائداد اس وقت حسب ذیل ہے۔ ایک مکان پختہ واقعہ محلہ دارالرحمت قادیان قیمتی اندازاً ایک ہزار روپیہ۔ اور ایک مکان پختہ و خام واقع کمرہ اسلام آباد امرتسر قیمتی اندازاً ۲ ہزار روپیہ ہے۔ علاوہ اس کے میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے۔ جو کہ اس وقت ۶۵ روپے ماہوار ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا رہونگا۔ اور بوقت وفات میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ اور اگر میں اپنی زندگی میں کوئی روپیہ ایسی جائداد کی قیمت کے طور پر داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ قادیان وصیت کی مد میں کرکے رسید حاصل کرلوں۔ تو اس قدر روپیہ اس کی قیمت سے منہا کردیا جائیگا۔ لہذا یہ وصیت نامہ لکھ کردیا ہے۔ تاکہ سند رہے:۔

العبد:۔ نواب دین محرر دفتر دعوۃ وتبلیغ قادیان ضلع گورداسپور۔ گواہ شد۔ شیر علی عفی عنہ از قادیان دارالامان۔ گواہ شد:۔ رحمت علی مبلغ سماٹرا بقلم خود۔ گواہ شد۔ برکت علی خان ہیڈ کلرک دفتر نظارت بیت

ہندوستان کی خبریں

الہ آباد۔ ۱۸ر جون۔ الہ آباد ہائی کورٹ نے وکلاء کو انتباہ کیا ہے کہ اس اطلاع کی اشاعت کے بعد اگر کوئی وکیل اپنے موکل کے ساتھ عہد شکنی کریگا۔ یا عدالت میں اس وجہ سے حاضر ہونے سے قاصر رہے گا۔ کہ وہ حکومت کے کسی فعل کو اچھا نہیں سمجھتا۔ تو اسے وکلا کی فہرست سے خارج کرنے کی تدابیر اختیار کی جائیں گی:۔

بمبئی۔ ۱۷ر جون۔ فورٹ ایریا میں یورپینوں کی دوکانوں پر پکٹنگ جاری ہے۔ وہائٹ وے لیڈلا کی دکان پر دن بھر لوگ کثیر تعداد میں جمع رہے۔ پولیس کی ایک نئی دست جمعیت بھی متعین رہی۔ جب دوکان بند ہوگئی۔ تو ہجوم منتشر ہوگیا:۔

چارسدہ۔ پڑانگ وغیرہ کا محاصرہ بدستور جاری ہے۔ گرفتاریاں روزانہ ہورہی ہیں۔ خوانین کوشش کررہے ہیں۔ کہ لوگ معافی مانگیں۔ لیکن لوگوں نے صاف انکار کردیا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ خدائی خدمتگار وارنٹ کے بغیر گرفتار کرکے فوجی افسروں کے حوالے کئے گئے ہیں۔ ۱۱ر جون کو نصف شب کے قریب سرکاری فوج نے موضع جبال گرھی کا محاصرہ کیا۔ چاروں طرف فوج پھیلی ہوئی تھی۔ ٹیلیفون کے تار بچھا رکھے تھے۔ چار پانچ آدمیوں کو سوتے میں گرفتار کرلیا گیا۔ موضع فاطمہ اور باہیڑئی میں گرفتاریوں کی بھرمار ہے۔ ایک ملک نے مالیہ دینے سے انکار کردیا ہے۔ تمام علاقے میں گڑبڑ اور بد امنی کا دورہ دورہ ہے:۔

دھلی۔ ۱۸ر جون۔ ایک گاؤں کے جو دہلی سے بیس میل کے فاصلہ پر ہے۔ سترہ کاشتکار قانون مالیہ اراضی کے رو سے عدم ادائگی مالیہ کے جرم میں گرفتار کر لئے گئے۔

احمد آباد۔ ۱۸ر جون۔ گجرات کے دیہات سے اطلاعات مظہر ہیں۔ کہ مالیہ اراضی کی مہم شروع ہوگئی ہے۔ حکومت نے خاطیوں کی جائداد منقولہ ضبط کرنا شروع کردیا ہے۔ یہ لوگ جب سرکاری آدمیوں کے گاؤں میں آنے کی آواز سنتے ہیں۔ تو اپنے مکانات مقفل کرکے باہر نکل جاتے ہیں۔

شملہ۔ ۱۹ر جون۔ مالیات کی مجلس مستقلہ نے گول میز کانفرنس کے سلسلہ میں ۴۵۳۲۷۶ اور ۲۷۷۹۳۴ روپے کے مطالبات منظور کر لئے ہیں۔ اندازہ کیا گیا ہے۔ کہ کانفرنس کے کل اخراجات میں سے حکومت ہند کو تخمیناً اسی قدر حصہ دینا پڑیگا۔ جو ملک معظم کی حکومت کے

حصہ میں آئیگا۔ مجلس مذکور نے صوبہ سرحد کے لئے ایڈیشنل پولیس کے اخراجات کی منظوری دیدی ؛

——— غازی عبدالرحمٰن۔ سردار سردول سنگھ کویشر کی جگہ پنجاب پراونشل کمیٹی اور پنجاب ستیہ گرہ کمیٹی کے صدر مقرر ہوئے ہیں ؛

——— لاہور۔ ۱۹ر جون۔ گڑھوالی سپاہیوں کے یوم کے سلسلہ میں آج شام کو پرانی محل سے ایک جلوس نکالا گیا جو مختلف بازاروں سے ہوتے ہوئے دہلی دروازہ پر ختم ہوا۔ اہل جلوس گڑھوالی پلٹن زندہ باد کے نعرے لگاتے تھے ؛

——— جھنگ۔ ۱۷ر جون۔ کل رات ایک پٹاخہ پھٹنے سے ایک ہیڈ کنسٹیبل اور ایک کنسٹیبل زخمی ہوئے تھے۔ آج پولیس نے تقریباً بیس آدمی گرفتار کئے ؛

——— پشاور۔ ۱۹ر جون۔ افواج کا ایک لشکر موضع تنگی کو گیا۔ اور اتمان زئی کے لشکر کو جو تنگی کے قریب پہونچ چکا تھا۔ پسپا کرنے میں کامیاب ہوگیا۔ اور پانچ چھ مشہور شورش پسندوں کو گرفتار کرلیا۔ اب علاقہ میں امن ہے ؛

——— پشاور۔ ۱۹ر جون۔ چیف کمشنر صوبہ سرحد نے ایک اعلان بذریعہ آلۂ نشر الصوت شایع کیا ہے۔ اس اعلان میں لکھا ہے۔ کہ ان کی حکومت جائز شکایات رفع کرنے کی کوشش کررہی ہے۔ لیکن ان تمام اشخاص کو سزا بھی دیگی جو بغاوت پھیلاتے۔ جلوسوں اور جلسوں کے ذریعے سے حکومت کے خلاف نفرت کے جذبات مشتعل کرتے۔ اور محصولات ادا کرنے پر لوگوں کو مجبور کرتے یا حکومت کو اس نظام کی بحالی کے کام سے روکتے ہیں ؛

——— شملہ۔ ۱۹ر جون۔ آج بموں کے چلنے کی وارداتیں حسب ذیل چھ مقامات پر ظہور میں آئیں۔ لاہور۔ امرتسر۔ لائلپور۔ شیخوپورہ۔ گوجرانوالہ اور راولپنڈی۔ تمام مقامات میں ایک ہی قسم کا طریق عمل اختیار کیا گیا۔ پہلے معمولی بم سرائے یا خالی مکان میں چلایا گیا۔ اور جب پولیس جمع ہوگئی۔ تو دوسرے بم کے چلنے کا وقت رکھا گیا۔ لائلپور میں دوسرا بم چلنے سے ایک انسپکٹر مہلک طور پر زخمی ہوا۔ اور ایک سب انسپکٹر کے خفیف زخم آئے۔ گوجرانوالہ میں ایک کانسٹیبل مہلک طور پر زخمی ہوا۔ ایک سب انسپکٹر۔ ایک ایک ہیڈ کانسٹیبل اور ایک کانسٹیبل کو معمولی زخم آئے۔ تمام مقامات میں پولیس کو نشانہ بنانے کی چال چلی گئی تھی ؛

——— بمبئی۔ ۱۸ر جون۔ پریذیڈنسی مجسٹریٹ کے امتناعی احکام کے باوجود نیشنل ملیشیا کے والنٹیروں نے اسپلینڈ میدان میں پنڈت موتی لال نہرو کو سلامی دینے کیلئے پریڈ کرنی چاہی مگر پولیس نے انھیوں سے حملہ کردیا جس سے والنٹیر

جن کی تعداد ہزار تھی۔ بھاگ گئے۔ اور سلامی نہ ہوسکی قریباً ڈھائی سو والنٹیر زخمی ہوئے ؛

——— شملہ۔ ۲۱ر جون۔ کل گلستان اور جین کی سرحد پر ایک انگریزی رسالہ پر فائر کئے گئے۔ ایک آدمی زخمی ہوا۔ اور دو گھوڑے مارے گئے ؛

——— شملہ۔ ۲۱ر جون۔ سائمن رپورٹ کی دوسری جلد خفیہ طور پر کئی ممبروں اور گورنمنٹ انڈیا اور پنجاب کے وزرا میں تقسیم کی گئی ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اس کا سرگرم استقبال نہیں کیا گیا ؛

——— دہلی۔ ۲۱ر جون۔ نئی دہلی کے ایک خالی سرکاری کوارٹر میں بم پھٹا جس سے تمام کھڑکیاں وغیرہ ٹوٹ گئیں۔ تفصیلات ابھی معلوم نہیں ہوئیں ؛

——— شملہ۔ ۲۱ر جون۔ گذشتہ رات نواب سید محمد حامد علی خان والئے رامپور ایک لمبی بیماری کے بعد انتقال کرگئے آپ ۳۱ر اگست ۱۸۷۵ء کو پیدا ہوئے۔ ۱۸۸۹ء میں تخت نشین ہوئے۔ آپ نے قریباً تمام دنیا کا سفر کیا تھا۔ ریاست رامپور کا رقبہ ۸۹۲ مربع میل ہے۔ اور آبادی ۴۵۳۶۰۷ ہے آپ کو ۱۵ توپ کی سلامی ہوتی تھی۔ نواب سید رضا علی خان آپ کے جانشین ہیں ؛

——— بارہ سال۔ ۲۰ر جون۔ گانجہ کی ایک دوکان پر چار بم پھینکے گئے۔ دوکان کی دیواروں میں سوراخ ہوگئے۔ اور لکڑی کے سامان کو نقصان پہونچا۔ دوکاندار کو خفیف زخم آئے ؛

——— انبالہ چھاؤنی۔ ۱۹ر جون۔ ۹ بجے صبح پنساری بازار میں ہولناک آتشزدگی رونما ہوئی۔ ایک درجن دوکانیں اور مکانات جل کر خاکستر ہوگئے۔ بازار تمام تر ہندوؤں پر مشتمل ہے۔ نقصان کا اندازہ پندرہ لاکھ کے قریب لگایا جاتا ہے بخت جدوجہد کے باوجود آگ پر قابو نہیں پایا جاسکا۔ لیکن زبردست بارش شروع ہوگئی جس سے آگ فرو ہوگئی تیل کے ایک گودام میں گھاس کے قریب دیا سلائی کی ایک سلائی بے احتیاطی سے پھینک دی گئی تھی۔ اور یہی ساری مصیبت کا باعث ہوئی ؛

——— شملہ۔ ۲۰ر جون۔ اخبار نویسوں کا ایک وفد آج وائسرائے کی خدمت میں حاضر ہوا۔ اور پریس آرڈیننس اور اس کے عمل درآمد کے متعلق معروضات پیش کیں گفتگو دو گھنٹہ تک جاری رہی ؛

——— لاہور۔ ۲۰ر جون۔ ۲۲ر جون سے مقدمہ سازش کے سپیشل ٹریبونل میں کچھ تبدیلیاں متوقع ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر جسٹس کولڈ سٹریم چیئرمین اور مسٹر جسٹس آغا حیدر رخصت پر جائینگے۔ اوران کی جگہ مسٹر جسٹس ٹیپا ور اور سر عبدالقادر لینگے۔ اس تبدیلی کے بعد مسٹر جسٹس ہلٹن صدر ہونگے ؛

ممالک غیر کی خبریں

——— یروشلم۔ ۱۷ر جون۔ تین عربوں کو پھانسی پر لٹکا دیا گیا۔ مسلمانوں کی تمام دوکانیں بطور ماتم بند کردی گئیں۔ اعراب کی مجالس منتظمہ کے دفاتر پر سیاہ ماتمی کپڑے ڈال کر انہیں بالکل سیاہ پوش کردیا گیا ؛

——— شنگھائی۔ ۱۶ر جون۔ دو ہزار اشتراکیوں نے ہنکو کے مشرق میں شہر تایہ پر قبضہ کرلیا۔ اور چھ سو چینی سپاہیوں کو پسپا کردیا۔ اشتراکیوں نے ہونگ سی کیانگ کی بندرگاہ پر بھی قبضہ کرلیا ہے۔ عیسائی مبلغوں نے ایک جاپانی جہاز میں پناہ لی۔ ایک جاپانی جہاز پر گولہ باری کی گئی ؛

——— قاہرہ۔ ۱۷ر جون۔ نحاس پاشا نے کابینہ وزارت کا استعفاء داخل کردیا ہے ؛

——— لندن۔ ۱۷ر جون۔ سر آرتھر ہرٹزل ملیوارٹ کی جگہ سموئیل فیڈلیٹر مستقل نائب وزیر ہند مقرر ہوگئے ہیں ؛

——— لندن۔ ۱۹ر جون۔ سر جان سائمن نے آلۂ نشر صوت کے ذریعہ سے مسئلہ ہندوستان کے متعلق تقریر کرتے ہوئے کہا۔ ہندوستان کا مسئلہ صرف گہرا مسئلہ نہیں۔ بلکہ مختلف مسائل کا گورکھ دھندا ہے۔ جو یقین و اعتماد کے ساتھ آسانی سے حل نہیں ہوسکتا۔ یہ ایسے مسائل کا مجموعہ ہے۔ جن کے لئے گہرے مطالعہ اور بخوبی غور و خوض کی ضرورت ہے ؛

——— عمان کا ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ برطانی حکام نے سرحد نجد کے نواح میں ایک مقام پر ایک ہوائی مستقر بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ عقبہ کی بندرگاہ بحری صدر مقام بن جائیگی ؛

——— عمان کا ایک پیغام مظہر ہے۔ کہ علی سابق شاہ حجاز عنقریب بغداد پہونچ جائیگا۔ اور شاہ فیصل کے دورۂ یورپ کے دوران میں عراق کے تخت پر قابض رہیگا ؛

——— طہران۔ ۱۵ر جون۔ ایران اور حجاز کے درمیان ایک دوستانہ معاہدہ مرتب ہوگیا ہے۔ اور اس پر حکومت ایران کے نمائندہ اور وزیر خارجہ حجاز کے دستخط ہوگئے ہیں ؛

——— رگبی۔ ۱۹ر جون۔ مختصر لیکن بھاری طوفان سے کل شام لندن کے مرکزی اور شمالی حصوں میں سخت نقصان ہوا ہے۔ سرنگوں میں پانی بھر جانے سے مضافات کی ریلوں کو ایک گھنٹہ کے لئے آمد و رفت بند کرنی پڑی۔ پارلیمنٹ کے ایوانوں میں کچھ انچ پانی بھر گیا۔ کئی مکانات پر بجلی گرنے کی اطلاع ملی ہے۔ کئی مکانات پر بجلی گری۔ فرانس اور ہالینڈ میں بھی یہی کیفیت گذری ہے ؛

(عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاءالاسلام پریس قادیان میں چھاپ کر مالکان کے سلئے قادیان سے شایع کیا)